قوموں میں اس کے جلال کا اور سب لوگوں میں
اس کے عجائب بیان کرو۔ زبور ۹۶ : ۳

جدید سائنس اور کتابِ مقدس

مُصنّف

پادری شمعُون ناصر۔ پی پی چرچ آف پاکستان

بجواب

ڈاکٹر مورس بقائی فرنچ سرجن سائنٹسٹ، اسکالر، آتھر
آف دی بائبل۔ دی قرآن اینڈ سائنس

کتاب کا نام —— جدید سائنس اور کتاب مقدس
مصنف —— پادری شمعون ناصرؔ
ناشر —— قیوم منہاس برادرز
طباعت —— ڈیسینٹ پریس کراچی
کتابت —— عنایت مسیح
تعداد —— ایک ہزار
قیمت —— ~~Rs. 14~~ [illegible] روپے

اپریل ۱۹۹۰ء

انتساب

میں یہ کتاب

اپنے بیٹے بشرانجیل جلیل جناب

اشتیاق ناصرؔ کے نام کرتا ہوں جو

خدا کی خدمت میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔

پادری شمعون ناصر

تشکر

خداوند کے بعد اپنے محترم استاد جناب لیاقت ایم قیصر صاحب پرنسپل ایف جی اے بائبل اسکول لاہور کا شکر گذار ہوں، جنھوں نے میری تلمی سوچ کو ہمیشہ سراہا اور حوصلہ افزائی کے ساتھ رہنمائی بھی کی۔

میں ان کرمفرماؤں کا بھی مشکور ہوں جو میری تصانیف کی اشاعت میں مالی امداد کر رہے ہیں۔

ڈاک کا پتہ

۸۰۔ڈی بلاک ۶ پی ای سی ایچ ایس کراچی۔ ۷۵۴۰۰

فہرست مضامین

حرفِ اوّل

یہ تصنیف ڈاکٹر مورس بقائی کے اِس دعوے کے جواب میں تحریر کی گئی ہے کہ بائبل مقدس جدید سائنس کے دعوؤں پر پوری نہیں اترتی جب کہ قرآن شریف سائنس کے انکشافات کی تصدیق کرتا ہے۔ ان کا یہ دعوےٰ "دی بائبل دی قرآن اینڈ سائنس" کے نام سے انگریزی میں چھپنے والی کتاب میں کیا گیا ہے۔

یہ کتاب آشا بھوانی وقف پی۔ او بکس ۷۸۰۸ کراچی سے چھپ کر دنیا کے کئی ممالک میں مفت تقسیم کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ "دی قرآن اینڈ ماڈرن سائنس" کے نام سے اسی کتاب کے ایک مضمون کی اشاعت کارِ ثواب سمجھ کر کئی ادارے کتابچوں کی صورت میں کر رہے ہیں۔ جن میں،

مظہری کتب خانہ گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی۔

کنگ پرنٹرز ۲۳۴۸۴۵

ایجوکیشن پریس کراچی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ اِس کا اُردو ترجمہ بھی دیکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مسیحیوں کے چیدہ چیدہ اداروں میں اسی مضمون سے متعلق فوٹو اسٹیٹ کاپیاں کروا کر مختلف لوگ اپنے نام کو متعارف کروانے کے ساتھ ساتھ کتاب مقدّس پر ڈاکٹر مورس کے دعوے کی تصدیق پھر بھی ثبت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں یہ بھی خبر دی گئی ہے کہ دنیا کی کئی زبانوں کے علاوہ اس فرانسیسی زبان کی کتاب کا عربی ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی کتاب میں دیئے گئے قرآن شریف

کے حوالہ جات جوں کے توں آخری صفحہ پر تحریر کر دیئے گئے ہیں تاکہ قاری خود حوالہ جات پڑھ سکے۔ اِس کتاب میں درج قرآن شریف کے کسی حوالہ یا تشریح کا ترجمہ نہیں کیا گیا تاکہ ترجمہ میں غلطی کا الزام نہ لگے۔ یوں بھی قرآن شریف کی، کی گئی تشریحات سے ہمیں کوئی بحث نہیں لیکن کتاب مقدس کی سچائیاں اور تشریح پیش کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔

کتاب پڑھنے کے بعد قاری خود فیصلہ کرے کہ ڈاکٹر صاحب کا دعوے کہاں تک درست ہے۔

علاوہ ازیں یہ کتاب ملحدوں کے لئے مددگار ثابت ہو گی تاکہ وہ قادرِ مطلق پر ایمان لا کر خدا کے جلال کو ظاہر کریں۔ آخر میں اپنے بیٹے ارشد ناز بی اے کا شکر گذار ہوں جنہوں نے انگریزی لٹریچر میں میری مدد کی۔

مصنّف

تاثرات

جناب پادری شمعون ناصر صاحب کی دوسری کتاب "جدید سائنس اور کتاب مقدس" پڑھنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ مصنف کے مطالعہ اور ایک عام آدمی کے مطالعہ میں کتنا فرق ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد منطقی سوچ عمیق گہرائیوں تک پہنچ گئی۔ کتاب مقدس کی سچائیاں اُبھر کر سامنے آگئیں۔ گیپ تھیوری کی خوب صورت تشریح کی گئی ہے۔ یوں محسوس ہوا کہ علم السائنس نے علم البائبل سے تحریک پائی ہے۔ بہت سی باتیں میرے لئے نئی تھیں جن کی تصدیق کے لئے مجھے علم السائنس جاننے والے ایم۔ ایس۔ سی دوستوں سے تبادلہ خیال کرنا پڑا جب کہ کتاب مقدس کی آیات کی تشریح میرے سامنے تھی۔

موجودہ دور علم کا دور ہے۔ اس میں ایسی کتاب اردو زبان میں گراں قدر اضافہ ہے جب کہ اس سے پہلے سائنس اور کتاب مقدس کے نقاط کے موازنہ میں اتنی وضاحت سے اتنے نقاط کسی زبان کی کتاب میں شائع نہیں ہوئے۔

مصنف کی کوشش قابل قدر ہے جس سے انہوں نے کتاب مقدس کے عمیق سمندر میں غوطہ زنی کر کے بیش قیمت موتی ڈھونڈ نکالے ہیں۔

اس سے پہلے مصنف کی کتاب "برصغیر پاک و ہند کی قدیم اقوام کی ذاتیں"۔

چھپ چکی ہے جو قوم کے لئے نایاب تحفہ ہے۔

امید ہے کہ مصنف کی یہ تصنیف بھی سراہی جائے گی۔

میں مصنف کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعاگو ہوں کہ خدا انہیں اپنے فضل اور قوت سے زیادہ استعمال کرے۔

ریورنڈ اشرف شاد

چیئرمین چرچ آف دی فورسکوئر گاسپل اِن پاکستان

(ڈپلومہ) آئی۔ بی۔ ٹی۔ آئی۔ انگلینڈ

جناب پاسٹر شمعون ناصر کی زیرِ نظر کتاب "جدید سائنس اور کتاب مقدس" ایک گرانقدر تحفہ ہے جہاں تک میرا علم ہے اردو میں اس پایہ کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔

اس کتاب میں انہوں نے بائبل مقدس کی روشنی میں اور اپنے عمیق اور گہرے دلائل سے معلومات فراہم کرکے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس جدید دور کی سائنس کا مخزن اکلوتی بائبل مقدس ہے اور اس کی عظیم سچائیوں سے انحراف بغاوت ہے جس کا انجام اپنے منصب سے گرجانا ہے۔ بائبل مقدس کا انداز اس طور سے پیش کیا گیا ہے کہ گویا کائنات کی تخلیقی صورت ابھر کر سامنے آتی ہے اور ساتھ یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ علم اور دانش کا خزانہ بھی یہ ہی ہے۔

مصنف کا انداز تحریر نہایت سادہ اور مدبرانہ ہے جس سے ان کی اپنی شخصیت کا نکھار ہوتا ہے انہوں نے قرآنی آیات کی تشریح کرکے نہایت سمجھداری سے کام لیا ہے۔

پاسٹر عمانوئیل برکت بھٹی

ایگزیکٹو ممبر: فلاڈلفیہ پینتیکاسٹل چرچ آف پاکستان۔

۸۰۔ڈی بلاک ۶ پی ای سی ایچ ایس۔ کراچی ۷۵۴۰۰

مُصنف کا ایمان

اگرچہ تو مجھ کو نہیں جانتا میں ہی خداوند ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں
میں ہی روشنی کا موجد اور تاریکی کا خالق ہوں۔ یسعیاہ ۴۵ : ۷

خدا ہی نے آسمان اور زمین اور سمندر کو اور جو کچھ ان میں ہے بنایا۔
زبور ۱۴۶ : ۶

دیکھ اس نے پہاڑوں کو بنایا اور ہوا کو پیدا کیا۔ عاموس ۴ : ۱۳
اپنی آنکھیں اُوپر اُٹھا اور دیکھو کہ ان سب کا خالق کون ہے۔
یسعیاہ ۴۰ : ۲۶

سائنسدان خالق کی تحقیق میں مصروف ہے جب کہ کتاب مقدس میں خالق کا انکشاف کیا جا چکا ہے۔

سائنس اور کتاب مقدس

سائنس تجربہ میں آنے والے علم کا نام ہے اور الہام ایمان سے قبول کئے گئے علم کو کہا گیا ہے۔ ایک حقیقت ہے تو ایک سچائی۔ خدا ازلی ہے۔ اس کی صفتِ تخلیق بھی ازلی ہے۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ خالق تخلیق کے بعد ہی خالق کہلائے گا خدا کی ازلیت سالوں میں نہیں گنی جا سکتی۔ لہٰذا خدا کی تخلیق کا شروع جاننا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ خیال کہ بے جان اور بے شعور تخلیق ان گنت سال پہلے ہو سکتی ہے لیکن شعوری مخلوق تقریباً چھ ہزار سال پیشتر تخلیق کی گئی، قبول نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ خدا کی پہلی شعوری مخلوق فرشتگان ہیں۔ فرشتگان کی تخلیق ان گنت سالوں سے تسلیم کی جائے گی جب کہ کائنات کی تخلیق میں فرشتگان اس کا حصہ ہیں۔

موجودہ دور میں انسان خداداد صلاحیت سے کائنات کی تخلیق کے رموز سے واقف ہو رہا ہے۔ آشکارا ہونے والے رموز کی کتاب مقدس نے کبھی نفی نہیں کی بلکہ ان کی پہلے ہی سے نشاندہی کی گئی ہے۔

۴- کائنات اربوں کھربوں سال پرانی ہے

سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ کائنات اربوں کھربوں سال پرانی ہے۔ جسے بیشتر مذہبی مفسر تسلیم نہیں کرتے۔ تجربہ سے معلوم کئے گئے علم سے سائنس دان دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ اِس تضاد نے سائنسدانوں کو مذہب سے دور کر دیا

جس کے نتیجہ میں ان کے علم سے متاثر ہونے والے بھی مذہب کو خیرباد کہتے گئے۔ بعض منہ سے تو مذہب کے قائل رہے پر دل اور دلائل سے مشکوک ہو گئے۔ اس طرح مذہب سے دوری روحوں کا ناقابلِ تلافی نقصان ہونے کا سبب ٹھہری۔

سائنس دانوں کا مخالف فریق مذہبی مفسر ہے نہ کہ کتاب مقدس۔

۵۔ زمین پانی میں سے بنی

آسمان قدیم سے موجود ہیں اور زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم ہے۔ ۲۔پطرس ۳ : ۵

سائنس کا نظریہ ہے کہ پانی ہی پانی تھا اور اس پانی میں بڑی بڑی لہریں اٹھتی تھیں جس کے سبب پانی میں سے عنصر اکٹھے ہو کر زمین کے مادہ کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ کتاب مقدس میں ہم نے دیکھا کہ لکھا ہے "زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم ہے"۔ کتنا خوبصورت اتفاق ہے نہ کہ تضاد۔ پانی گیسوں کا مجموعہ ہے۔

آسمان قدیم سے موجود ہیں گویا فضائیں قدیم سے موجود ہیں۔ فضا کا قدیم سے موجود ہونے کا مطلب، کائنات قدیم سے موجود ہے۔

"تو عدن میں باغِ خدا میں رہا کرتا تھا ہر ایک قیمتی پتھر تیری پوشش کے لئے تھا۔ مثلاً یاقوت، سرخ پکھراج، الماس فیروزہ، سنگ سلیمانی۔ زبرجد، نیلم اور گوہر شب چراغ اور سونے سے تجھ میں خاتم سازی اور نگینہ بندی کی صنعت تیری پیدائش کے روز سے جاری رہی تو ممسوح کروبی تھا جو سایہ فگن تھا اور میں نے تجھے خدا کے کوہِ مقدس پر قائم کیا تو وہاں آتشی پتھروں کے درمیان چلتا تھا"۔

حزقی ایل ۲۸ : ۱۳-۱۴

باغ کا تصور پودوں کے بغیر ممکن نہیں۔ گویا پانی اور پودے تھے اس کے علاوہ ممسوح کروبی کے دور میں جن خوبصورت پتھروں کا ذکر کیا گیا ہے، ان ہی کو موجودہ زمین پر بزرگ موسیٰ نے استعمال کیا۔

"اور چار قطار میں اس پر جواہر جڑنا پہلی میں یاقوت۔ سرخ پکھراج۔ گوہر شب چراغ، دوسری قطار میں زمرد اور نیلم اور ہیرا یاقوت فیروزہ سنگ سلیمانی زبرجد۔ یہ سب سونے کے خانوں میں جڑے جائیں"۔ خروج ۲۹ : ۱۷-۲۰

یہ حقائق زمین کو قدیم ثابت کرتے ہیں۔

۶۔ ممسوح کروبی کا دور

فرشتگان خدا کی پہلی شعوری مخلوق ہے فرشتوں کے سردار کو ممسوح کروبی کہا گیا ہے۔ ممسوح کروبی فرشتوں سے خدا کی پرستش کرواتا۔ خود خدا کی پرستش کرتا تھا۔ (گویا فرشتوں کا مذہب خدا پرستی ہے۔ انسانوں کے مذہب کے بارے میں میری کتاب مذہب اور ضابطہ حیات پڑھیے)

حکمرانی کا اعزاز خدا نے اسے عطا کیا تھا۔ فرشتوں کے سامنے ساری کائنات کھلی تھی۔ یہ دور اربوں کھربوں سالوں کا تسلیم کرنا پڑے گا۔ اسی دور میں اس ممسوح کروبی کے دل میں گھمنڈ سما گیا اور یہ خدا کا باغی ٹھہرا۔ لکھا ہے "تو تو اپنے دل میں کہتا تھا۔ میں آسمان پر چڑھ جاؤں گا۔ میں اپنے تخت کو خدا کے ستاروں سے بھی اونچا کروں گا اور میں اطراف میں جماعت کے پہاڑ پر بیٹھوں گا۔ میں بادلوں سے بھی اونچا چڑھ جاؤں گا۔ میں خدا کی مانند ہوں گا"۔ یسعیاہ ۱۴ : ۱۳-۱۴

خدا کے برابر خدا بننے کا خیال اسے لے ڈوبا اور یہ باغی یعنی شیطان کہلایا "تجھ کو خدا کے پہاڑ سے گندگی کی طرح پھینک دیا گیا کیونکہ تیرا دل تیرے حسن پر

گھمنڈ کرتا تھا تو نے اپنے جمال کی خاطر اپنی حکمت کھو دی۔ میں نے تجھے زمین پر پٹک دیا۔" حزقی ایل ۲۸: ۱۶-۱۷

بغاوت کی وجہ سے شیطان اپنے منصب سے گرا دیا گیا اس کے ساتھ اس کے حمایتی فرشتے (بدروحیں) بھی گرا دیئے گئے۔ ممسوح کروبی شیطان ہو جانے کے ساتھ ہی خدا کے جلال سے نکال دیا گیا۔

خدا نے آسمان کو اپنا تخت قرار دیا جس میں اِس کا داخلہ ممنوع ہوا۔ "مَیں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ زمین ویران اور سنسان ہے۔ افلاک کو بھی بے نور پایا۔" یرمیاہ ۴: ۲۳ گویا وہ باغ جس میں ممسوح کروبی کی حیثیت سے شیطان پھرا کرتا تھا اب خدا کے جلال کی محرومی کے سبب ویران اور سنسان ہو گیا۔ زمین کی خوبصورتی جاتی رہی۔ ممسوح کروبی شیطان بن گیا تھا جس کا داخلہ خدا کی حضوری میں ممنوع ہوا اور زمین اِس کا دائرہ کار بنی جو ویران اور سنسان خدا کے جلال سے محروم ہوئی۔ ایک زلزلہ کے وسیلے خدا نے اپنے نئے منصوبہ کا اعلان کیا۔

"میں نے پہاڑوں پر نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کانپ گئے اور سب ٹیلے متزلزل ہو گئے۔" یرمیاہ ۴: ۲۴ اس زلزلہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ زمین پانی میں چلی گئی۔ یہ خدا کی قدرت کا مظاہرہ ابلیس کے لئے تھا کہ وہ اپنے خدا بننے کے خیال کو پرکھ سکے کہ وہ خدا قادر مطلق کے ارادوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

"تُو نے اس کو (زمین) سمندر سے چھپایا جیسے لباس سے۔ پانی پہاڑوں سے بھی بلند تھا۔" زبور ۱۰۴: ۶

سمندر اور خشکی کے موجودہ سیارے کو زمین کہا گیا ہے۔ یوں

"زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی۔" پیدائش ۱: ۱-۲

زمین کی بحالی کے لئے خدا کا ارادہ ابتدا کہلاتا ہے۔ یہ بحالی انسان کے لئے تھی خدا کی روح کا جنبش کرنا یعنی تخلیق کا کام شروع کیا گیا۔

۷۔ زمین پانی میں سے نکالی

خدا نے اپنی قدرت کی قوت سے زمین پانی میں سے نکالی۔ "وہ (پانی) تیری جھڑکی سے بھاگا۔ وہ تیری گرج کی آواز سے جلدی جلدی چلا۔ اس جگہ پہنچ گیا جو تو نے اس کے لئے تیار کی تھی۔ پہاڑ اُبھر آئے۔ وادیاں بیٹھ گئیں اور تُو نے حد باندھ دی کہ وہ آگے نہ بڑھ سکے اور پھر لوٹ کر زمین کو نہ چھپائے۔" زبور ۱۰۴: ۷-۹

اِس عمل کو سائنسدان برف پگھلنے کے بعد زمین کی برآمدگی بھی قرار دیتے ہیں۔ پانی میں سے زمین کو نکالنے کے لئے قوت استعمال کی گئی۔ قوت بغیر حرارت ثابت نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا زمین پانی میں سے نکلتے وقت بڑی گرم ہو گی جسے ٹھنڈا ہوتے ہوئے بڑا وقت لگا ہو گا۔

زمین میں حرارت کا آج بھی ثبوت موجود ہے۔ "زمین کے اندر گویا آگ سے انقلاب ہے۔" ایوب ۲۸: ۵

اس وقت بھی زمین کی گرمی نے انقلابی نتائج دیئے جو خدا کی قدرت کا مظہر تھے۔

۸۔ نظریہ سائینس

زمین ایک زلزلہ کے ذریعے پانی سے نکلی۔ تب اس کے مادے حرارت سے پگھل گئے۔ جس کے سبب لاکھوں اقسام کے جاندار فطرتی عمل پیدا ہوئے جو جنسی ارتقاء سے تکمیل پاتے ہیں جس کا نتیجہ انسان بھی ہے۔ (سائنس آج تک جنسی ارتقاء کو ثابت نہیں کر سکی)

۸۔ ارتقاء اور کتاب مقدس

کتاب مقدس ارتقاء کی منکر نہیں لیکن کتاب مقدس شعوری ارتقاء کی تصدیق کرتی ہے جو مسلمہ ہے۔

۹۔ جانداروں کی تخلیق

جب خدا نے زمین کو پانی میں سے قوت سے نکالا تو یہ قوت خدا کی زندگی تھی۔ جو زمین کے تخلیق کئے گئے مادہ میں اثر پیدا کرتی ہے اور جانداروں کی تخلیق شروع ہوتی ہے۔ زبور نویس خدا کی حقیقت کی ستائش اور تعریف کرتے ہوئے بحیثیت انسان اپنے اوپر نظر کرتے ہیں تو خدا کے پاک روح کے وسیلے اس پر انسانی حقیقت اس طرح آشکارا ہوتی ہے۔

"جب میں پوشیدگی میں بن رہا تھا اور زمین کے اسفل (ادنےٰ عنصر) میں عجیب طور سے مرتب ہو رہا تھا یوں میرا قالب تجھ

سے چھپا نہ تھا۔ تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادے کو دیکھا اور جو ایام میرے لئے مقرر تھے وہ تیری کتاب میں لکھے تھے، جب کہ ایک بھی وجود میں نہ تھا۔ اے خدا تیرے خیال میرے لئے کیسے بیش بہا ہیں ان کا مجموعہ کیسا بڑا ہے۔ اگر میں ان کو گنوں تو وہ شمار میں ریت سے بھی زیادہ ہیں۔" زبور ۱۳۹ : ۱۵-۱۸ کوئی بھی وجود میں نہ تھا بے ترتیب مادہ شمار سے بھی زیادہ مدت میں ترتیب لیتا ہے۔

یہ ترتیب زمین کے ادنےٰ عنصر لیتے ہیں۔ ایک مجموعہ ترتیب پاجاتا ہے جس کی تصویر خدا کے ذہن میں تھی۔ بزرگ ایوب خدا کی شان بیان کرتے ہوئے خدا کے پاک روح کی تحریک سے انسانی حقیقت بیان کرتے ہیں۔

"بھلا انسان جو محض کیڑا ہے اور آدم زاد کا جو صرف ایک کرم (جرثومہ) ہے کیا ذکر۔" ایوب ۲۵ : ۶

زمین کے بے ترتیب مادہ سے ترتیب پانے والا انسان اپنی مکمل فطرت میں جرثومہ ترتیب پایا۔ گویا تمام جاندار مادہ سے جرثومہ ہی پیدا کئے گئے۔

ہر طرح کا جاندار زمین کے مادہ سے پیدا کیا گیا جس میں انسان بھی شامل ہے۔

"اور خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے پرندے مٹی سے بنائے۔ خدا نے انسان کو مٹی سے بنایا۔" پیدائش ۲ : ۷-۱۹
سائنس تحقیقی علم کا نام ہے۔ جب جانداروں کی پیدائش کے

پیدا ہونے کے عمل پر تحقیق کی تو نتیجہ وہی نکالا جو کتاب مقدس نے پہلے ہی بیان کیا تھا۔

"کہ جب زمین پانی میں سے نکالی گئی تو اس کے مادے گرمی سے پگھل گئے۔ اس مادے سے خلیئے اور خلیوں میں خدا نے زندگی دی جو ترتیب پاکر جرثومہ بن گئے۔ یہ جرثومہ مکمل جاندار کہلایا۔
ان جرثوموں کو قدرتی ماحول عطا کیا گیا۔

"اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودہ نہ تھا۔ نہ میدان کی کوئی سبزی اُگی تھی کیونکہ خداوند خدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ ہی زمین جوتنے کو کوئی انسان تھا بلکہ زمین سے کہرا اٹھتی تھی اور تمام روئے زمین کو سیراب کرتی تھی۔" پیدائش ۲ : ۵-۶

گویا جرثوموں کا ارتقائی عمل شروع ہوا یعنی جرثوموں کو ماں کے رحم کا سا ماحول عطا کیا گیا۔ جس میں یہ جرثومے نقش و نگار کے ساتھ ساتھ اپنا جسم مکمل کرتے ہیں۔

جب یہ جرثومے جاندار بن جاتے ہیں تو ان کو خوراک کی ضرورت تھی۔ زمین پر بارش ہوئی اور ندیاں بہنے لگیں۔

"اور عدن سے ایک دریا باغ کو سیراب کرنے کو نکلا اور وہاں سے چار ندیوں میں تقسیم ہوا۔" پیدائش ۲ : ۱۰

معلوم ہوتا ہے کہ یہاں تک کا عمل انسان اور حیوان پر ایک جیسا ہی گزرتا ہے۔

"میں نے دل میں کہا کہ یہ بنی آدم کے لئے ہے کہ خدا اُن کو جانچے اور وہ سمجھ لیں (انسان تحقیق کرے) کہ ہم سب حیوان ہیں،

کیونکہ جو کچھ بنی آدم پر گذرتا ہے وہی حیوان پر گزرتا ہے۔ ایک ہی حادثہ دونوں پر گزرتا ہے۔ جس طرح یہ مرتا ہے (طبعی مدت کا پورا ہونا) ہاں اسی طرح وہ بھی مرتا ہے۔ ہاں سب میں ایک ہی سانس ہے اور انسان کو حیوان پر کچھ فوقیت نہیں کیونکہ سب کے سب ایک ہی جگہ جاتے ہیں۔ سب کے سب خاک سے ہیں اور سب کے سب خاک میں جاتے ہیں۔"
واعظ ۳ : ۱۸-۲۰

۱۱- اصولِ تخلیق

خدا قادرِ مطلق ہے اس لئے وہ اگر چاہتا تو ہر چیز کی تخلیق ایک لمحہ میں کر سکتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں خدا اصول مہیا کرنے والا ہے۔ اس نے جس اصول کے تحت تخلیق کا عمل سرانجام دیا۔ وہی اصول اس نے انسان کی فطرت میں دے دیا ہے۔

"خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ نر و ناری پیدا کیا۔" پیدائش ۱ : ۲۸

گویا خدا نے انسان کو تخلیقی قوت سے نوازا ہے۔ عقل و شعور دیا ہے۔ یہی خدا کی صورت اور شبیہہ پر پیدا ہونے کا مطلب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان نے کبھی بھی ایک لمحہ میں کوئی چیز ایجاد نہیں کی۔ کسی بھی چیز کا خیال آتا ہے۔ پھر وہ خیال ان میں مدتوں بعد ترتیب پاتی ہے۔ تصور میں اس کی تصویر

بنتی ہے۔ اور تجدیدی ادوار میں سے گزر کر نکھرتی چلی جاتی ہے۔
خداوند نے یہی اصول اپنایا۔ یہی انسان کو دیا۔ گویا لاکھوں، کروڑوں بلکہ اربوں کھربوں سالوں سے یہ کائنات موجود ہے جو ہر طرح کے عمل سے گزر کر نکھرتی چلی گئی ہے۔

چوبیس گھنٹے کا تصور انسان کا ہے جب کہ زمین پر بھی ۲۴ گھنٹے کیا چھ ماہ کا دن تجربہ میں ہے۔ خداوند کا کائنات کا دن ہے۔ جس میں دوسرے سیاروں کے علاوہ ایسے ستارے بھی ہیں جن کی روشنی زمین پر کروڑوں سال بعد پہنچتی ہے۔

اس لئے مریخ۔ عطارد۔ مشتری اور ستاروں کا دن چوبیس گھنٹہ کا دن تسلیم کرنا بے وقوفی ہے۔

چاند پر تو انسان جا چکا ہے۔ کیا وہاں سورج کے طلوع اور غروب کے حساب سے چوبیس گھنٹہ کا دن گزار کر آیا ہے ہرگز نہیں۔ گویا تخلیقی دن ادوار ہی تسلیم کرنا پڑیں گے جو عین کتاب مقدس کے مطابق ہیں۔

کتاب مقدس میں ذکر کیا گیا ہے کہ انسان بھی ایک حیوان ہے اس لئے کہ تمام جانداروں کی جسمانی ماہیت ایک ہی ہے۔ حواس خمسہ۔ آگ۔ پانی۔ ہوا سب کی زندگی کے لئے لازم ہیں —
علم السائنس نے بھی انسان کو حیوان ناطق کا نام دیا ہے۔
یاد رکھیں جب انسان کہا جائے گا تو اس کا مطلب نر و ناری ہے۔

جس دن خدا نے آدم حوا کو پیدا کیا تو اُسے اپنی شبیہہ

پر بنایا۔ نر و ناری اُن کو پیدا کیا اور ان کو برکت دی اور جس روز وہ خلق ہوئے اُن کا نام آدم رکھا۔" پیدائش ۵ : ۲

خدا کے قانون لاتبدیل ہیں۔ فطری عمل سے یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ پہلے خدا نے جوان جاندار پیدا کئے اور بعد میں موجودہ نظام افزائش رائج کیا۔ ابتدائی تخلیق کو معجزہ نہیں کہا جا سکتا۔ معجزہ ہمیشہ معمول کے خلاف ہوتا ہے۔ اگر جوان تخلیق کو معجزہ تسلیم کر لیا جائے تو معمول کیا تھا۔ لہٰذا معمول وہی تسلیم کیا جائے گا جو ابتدا میں نیست سے ہست کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور معمول وہی تسلیم کرنا پڑے گا جو آج ہے۔

آج جرثومہ ہی نر مادہ کے ملاپ سے رحم میں منتقل ہو کر جسم لے رہا ہے۔ لہٰذا نیست سے ہست تخلیق کی ابتداء جرثومہ ہی ماننا پڑے گا جس پر کتاب مقدس اور سائنس متفق ہیں۔

۱۲ - پیدائش عالم کے چھ دن

بعض لوگ سائنس اور کتاب مقدس کے اختلافات کی وجہ تخلیق عالم کے چھ دنوں کا نظریہ بتاتے ہیں جن کا ذکر توریت میں پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں کیا گیا ہے۔
کیونکہ آدمی اس باب کے مطالعہ سے کائنات کی عمر چھ ہزار سال یا اس سے کچھ ہی زیادہ سمجھ سکے گا جب کہ سائنس اربوں کھربوں کی بات کرتی ہے۔
یاد رکھیں تخلیق عالم کی تفصیل خدا نے بزرگ آدم کو بتائی

جب وہ باغ عدن میں خدا کی حضوری میں اس کی پرستش کیا کرتا تھا۔
خدا نے آدم کی صلاحیت کے مطابق اس سے بات کی ہے جب کہ
خدا کے سامنے کائنات کے دن کا تصور تھا۔

عدن میں گنتی کا رواج نہ تھا۔ اربوں کھربوں کی گنتی کا رواج
تاریخی طور پر چند ہزار سال پیشتر کا ہے۔ پیدائش عالم کے چھ دن
سائنس کے مطابق چھ مرحلے ہیں جنہیں دور کا نام دیا جائے گا۔

(۱) ایتھروپوزومک (۲) کینوزومک
(۳) میسوزومک (۴) پیلیوزومک
(۵) پروٹیروزومک (۶) آرکی اوزومک

جب کہ ہر زومک کئی زمانوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی زومک کے
متعلق اندازہ کیا جاتا ہے کہ زمین کی عمر ۲۰ کھرب سال سے کم نہیں۔
بلکہ چالیس پچاس کھرب سال بھی ہو سکتی ہے جب کہ خدا کی نظر میں
دن کا تصور کتاب مقدس میں یوں تحریر ہے۔

"کیونکہ تیری نظر میں ہزار برس ایسے ہیں جیسے کل کا دن جو
گذر گیا اور جیسے رات کا ایک پہر۔ تو اُن کو گویا سیلاب سے بہا
لے جاتا ہے۔ وہ نیند کی ایک جھپکی کی مانند ہیں"۔ زبور ۹۰: ۴-۵

خدا کی نظر میں ایک ہزار سال ایسے ہی ہیں جیسے نیند کی ایک جھپکی۔
نیند کی ایک جھپکی ایک لمحہ کی بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے خدا کا دن
کائنات کا دن ہی ماننا پڑے گا جو انسان کے سمجھنے کے لئے
دور کے نام سے نامزد کیا جائے گا۔

گویا پیدائشِ عالم کے چھ دن چھ دور ہیں جو اربوں کھربوں

سالوں پر مشتمل ہیں۔ سائنس اور کتاب مقدس اس خیال میں متفق
ہیں۔

خدا نے تخلیق کے دوروں کو دن کا نام دے کر آدم سے
بات کی جو عین ممکن تھی۔ کیونکہ آدم اپنی صلاحیت کے مطابق
اسی طرح سمجھ سکتا تھا اس لئے کہ آدم کے لئے ہر دن نیا دن
تھا۔ کائنات مرحلہ وار ادوار میں انجام پائی۔ بائبل مقدس اور
سائنس کا اس بیان پر کوئی اختلاف نہیں۔

چھٹے دن کی بات کائنات کی تکمیل اور انسانیت کے
کامل کرنے کی بات ہے۔ اگر انسان خدا کی نافرمانی کر کے گناہ
میں نہ گرتا تو کامل عقل انسان ان رموز کو بہت پہلے سمجھ لیتا جن کو
آج سمجھ رہا ہے۔

۱۳- علم السائنس خدا کی دی ہوئی صلاحیت ہے

"جو ہوا پھر وہی ہوگا اور وہ چیزیں جو بن چکی ہیں وہی ہیں جو
بنائی جائیں گی اور دنیا میں کوئی چیز نئی نہیں۔ کیا کوئی چیز ایسی ہے۔
جس کی بابت کہا جائے کہ دیکھو یہ نئی ہے۔ وہ تو سابق میں ہم سے
پہلے زمانہ میں موجود تھی"۔ واعظ ۱: ۹-۱۰

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ جو کچھ معلوم کیا جا رہا ہے خدا نے
انسان میں اس کی صلاحیت پیدا کر رکھی ہے۔

"آخیر زمانہ تک مہر کر دے بہتیرے اس کی تحقیق و تفتیش کریں
گے اور دانش افزوں ہوگی"۔ دانی ایل ۱۲: ۴

اس آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ تحقیق و تفتیش کا دور آئے گا اور اس دور میں عقل انتہا کی بلندیوں کو چھو رہی ہوگی بڑے بڑے راز افشا ہو رہے ہوں گے۔

"اہلِ دانش نورِ فلک کی مانند چمکیں گے"۔ دانی ایل ۱۲: ۳

گویا تحقیق و تفتیش کامیاب ہوگی اور اہلِ دانش کا بول بالا ہوگا۔ رموز آشکارا ہوں گے اگر کلامِ مقدس میں تمام رموز آشکارا کر دیئے جاتے تو تحقیق و تفتیش کا مطلب بے معنی ہوتا۔

۱۴- پانی میں سے تخلیق کا تصور

"اور خدا نے کہا پانی جانداروں کو کثرت سے پیدا کرے اور پرندے زمین کے اوپر فضا میں اڑیں اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانداروں کو اور ہر قسم کے جانداروں کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوئے تھے ان کی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں کو ان کی جنس کے موافق پیدا کیا اور خدا نے اُن کو برکت دی کہ پھلو اور بڑھو اور ان سمندروں کے پانی کو بھر دو اور پرندے زمین پر بہت بڑھ جائیں"۔

پیدائش ۱: ۲۰-۲۳

معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے سب سے پہلے پانی پیدا کیا اور پھر خدا نے کہا۔ پانی جانداروں کو کثرت سے پیدا کرے۔ گویا پانی سے زمین کے مادے ابھرے اور اس مادہ سے جاندار تخلیق ہوئے۔ یوں سائنس اور کتابِ مقدس پانی سے تخلیق پر متفق ہیں۔

"اور خدا نے کہا کہ زمین جانداروں کو ان کی جنس کے موافق،

چوپائے اور رینگنے والے جاندار اور جنگلی جانور ان کی جنس کے موافق پیدا کرے"۔ پیدائش ۱: ۲۴

گویا خدا نے کروموسوم ممبرنگ کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف جنس کے نر مادہ اگر ملاپ بھی کریں تو جنس پیدا نہیں ہوتی۔ چند ایک کا بچہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن جنس آگے افزائش نسل کرنے میں ناکام ہوتی ہے۔ جیسے گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے خچر اور اُستر۔

کتابِ مقدس میں ارشاد ہوا کہ انسان ایک جرثومہ ہے۔ تحقیق کرنے والے نے تحقیق کی کہ یہ جرثومہ ذی شعور انسان کیسے بنا۔ تحقیق کے بعد کتابِ مقدس کی سچائی ثابت ہوگئی۔

آج بھی انسان نسل در نسل اپنی مکمل فطرت کے ساتھ جرثومہ کی شکل میں نر مادہ کے ملاپ سے ماں کے رحم میں منتقل ہو کر پرورش پا کر وقت مقررہ پر جنم لے رہا ہے۔ ہر فرد کی ابتداء خون اور لوتھڑا نہیں بلکہ وہ جرثومہ ہے جو اپنی مکمل فطرت کے ساتھ منتقل ہو رہا ہے۔

گویا جاندار ایک ہی وقت میں پیدا کیئے گئے۔ مذکر مونث پیدا کیئے۔ بڑھنے پھلنے کی صلاحیت دی۔

۱۵- اصولِ ارتقاء کی تفصیل

جب جانداروں نے اپنے جسمانی ڈھانچہ کی ساخت کو مکمل کر لیا تو زمین پر بارش ہوئی ندیاں بہنے لگیں تو خدا نے انسان کو تخلیقی صلاحیت سے نوازا۔

"اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پہ پیدا کیا۔ نر و ناری پیدا کیا۔ (نر و ناری میں تخلیقی اور انتظامی صلاحیت دی گویا دوسرے جانداروں سے فضلیت بخشی) اور خدا نے ان کو برکت دی اور کہا۔ پھلو بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں پر جو زمین پہ چلتے ہیں اختیار رکھو۔"
پیدائش ۱ : ۲۸

۱۶۔ شعوری ارتقاء

"اور خدا نے آدم کو لے کر باغ عدن میں رکھا کہ اس کی باغبانی اور نگہبانی کرے۔" پیدائش ۲ : ۱۵

خدا نے انسان کو شعوری ارتقاء میں داخل کر دیا تاکہ وہ تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال میں لائے۔ یوں انسان اشرف المخلوقات قرار پایا۔

کروڑوں اور لاکھوں سال پرانے انسانی ڈھانچے ملنے کا یہی سبب ہے کہ انسان نے ان مراحل میں سے گزرنے میں بڑی مدت لی ہوگی۔ اس دوران انسان حیوان اپنی طبعی عمر پوری کر کے مرتے ہوں گے۔ (واعظ ۸ : ۱۸-۲۰)

۱۷۔ روحانی ارتقاء

"اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو وہ جیتی جان ہوا۔" پیدائش ۲ : ۷

انسان جسے اب تک تخلیقی اور انتظامی صلاحیت سے نواز کر اشرف المخلوقات بنایا گیا تھا۔ خدا نے اس میں زندگی کا دم پھونک کر روحانی صلاحیت دے کر اپنے ساتھ شرف رفاقت بخشا۔ "(اور یہ کہہ کر ان پر پھونکا اور ان سے کہا۔ روح القدس لو۔" یوحنا ۲۰ : ۲۲)

گویا زندگی کے دم پھونکے جانے کے بعد انسان روحانی طور پر جیتی جان ہوا اور خدا کی پرستش روح اور سچائی سے کر کے کامل انسان بنا گویا ایمان اور اخلاق میں مکمل ہوا۔ اگر انسان نافرمانی کا گناہ نہ کرتا تو اس زندگی کے دم کے سبب ہمیشہ زندہ رہتا (قیامت کے بعد یہی دم پھر حاصل ہو گا اور انسان جنت میں موت کا شکار نہ ہو گا)

"اور خداوند خدا نے کہا آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔"
پیدائش ۲ : ۲۸

خدا نے نر ناری کی تخلیق کی اور نر ناری کو آدم کہا۔ آدم کے اکیلے رہنے کا مطلب نر ناری کی ایسی ہی اجنبیت ہے جیسے حیوانوں میں۔ اس اجنبیت کا خاتمہ کرنے کا مطلب ہے کہ اس کا اکیلا رہنا اچھا نہیں (ان کا آپس میں اجنبی رہنا اچھا نہیں) حیوان گو جنس پیدا کرتے ہیں پھر بھی ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں خاندانی تصور نہیں۔ انسان میں خاندانی تصور پیدا کیا گیا۔

کیونکہ خدا نے انسان کو اشرف المخلوقات بنانے کے ساتھ روحانی پاکیزگی سے نواز کر اپنے ساتھ رفاقت کا شرف بخشا جس وجہ سے انسان خدا کی پرستش کرنے لگا تو لازم تھا کہ پاک خدا کی

عبادت بھی پاکیزگی کے ساتھ کی جائے جس میں جنسی پاکیزگی پہلا درجہ رکھتی ہے۔

"خداوند تیرے اور تیری جوانی کی بیوی کے درمیان گواہ ہے کیا اُس نے ایک ہی کو پیدا نہیں کیا باوجودیکہ اس کے پاس اور ارواح موجود تھیں پھر کیوں ایک کو پیدا کیا اس لئے کہ خدا ترس نسل پیدا ہو پس تم اپنے نفس سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی سے بے وفائی نہ کرے۔" ملاکی ۲ : ۱۴-۱۵

میاں بیوی کی جنسی پاکیزگی خدا ترس نسل پیدا کرنے کا سبب ہے اس لئے خدا نے اس کو ترجیح دی۔

خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا (نرناری سو گئے) اس کی پسلیوں میں سے پسلی نکالی۔ آدم نے کہا یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور گوشت میں سے گوشت ہے وہ ناری کہلائے گی۔ پیدائش ۲ : ۲۱-۲۳

جب آدم پر نیند کا غلبہ ہوا تو خدا نے اُن کے دل میں ایک دوسرے کے لئے ایسا جذبۂ محبت بھر دیا کہ وہ ایک دوسرے کو اپنا حصہ سمجھیں۔ نیند کے بعد نر نے اس بات کا اظہار اس طرح کیا کہ "اب یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور گوشت میں سے گوشت ہے۔" پیدائش ۲ : ۲۳

عورت کے پسلی میں سے نکالے جانے کا مطلب ہے ایک پہلو قرار دیا جانا۔ اگر پسلی کا مطلب ہڈی لیا جائے تو نر اپنا اظہار ہڈی اور گوشت کے الفاظ میں کر رہا ہے۔ عبرانی زبان میں پسلی جس کا

مطلب کیا گیا ہے اس کا مطلب پہلو ہی ہے۔

مرد کا اظہار کہ ہم ایک بدن کے دو حصے ہیں خیال کیا جا سکتا ہے کہ عورت کے بھی یہی جذبات ہوں گے لیکن عورت فطری شرم و حیا کے سبب زبان سے اس کا اظہار نہ کر سکی۔ لیکن دونوں کے دل ایک دوسرے کے لئے دھڑکنے لگے۔ نرناری ایک دوسرے سے ٹوٹ کر محبت کرنے لگے (ایسا جذبۂ محبت دوسرے جانداروں میں نہیں) یوں جنسی پاکیزگی کے ساتھ خاندانی تصور پیدا ہوا۔

"اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا اور وہ ایک تن ہوں گے۔" پیدائش ۲ : ۲۴

انسان کو بڑھنے پھلنے کی برکت عدن میں ہی مل چکی تھی گویا جنسی ملاپ خدا کی طرف سے دیا گیا جذبہ ہے۔ باور کیا جا سکتا ہے کہ عدن میں رہتے ہوئے انسان نے خداداد صلاحیت استعمال کی ہوگی اور بڑھنے پھلنے کا عمل بھی جاری ہوا ہوگا۔

اس لئے عدن میں انسانی مخلوق کی کثرت سے انکار ممکن نہیں۔ لیکن کتاب مقدس میں ایک جوڑے کی بات کر کے انسان اور خدا کے تعلقات پر روشنی ڈالنا مقصود تھا نہ کہ مردم شماری اور ہر انسان کے کردار پہ روشنی کی تاریخ مرتب کرنا مقصود تھا۔

"پس جس طرح ایک آدمی کے سبب گناہ دنیا میں آیا۔ گناہ کے سبب موت آئی۔ یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔" رومیوں ۵ : ۱۲

جب ایک انسان نے گناہ کیا تو سارا ماحول گناہ آلودہ ہو گیا

خدا کی نہ مرنے والی روحانی قوت انسان سے جدا ہو گئی (انسان روحانی موت مر گیا)

اگر جنسی ملاپ کا بروئے کار لانا گناہ کے بعد تسلیم کر لیا جائے تو یہ فعل لعنت سمجھا جائے گا۔ جب کہ جنسی ملاپ فطرتی عمل ہے۔ نہ کہ لعنت۔ یہ خیال کہ آدم حوا گناہ سے پہلے ننگا ہونے کے باوجود نہ شرماتے تھے (گویا ملاپ سے واقف نہ تھے)

اس کا مطلب ہے کہ پہلے ان کے لئے ماحول پاک اور صاف تھا اب ماحول سے شرمانے لگے (جیسا آج بھی ہے) جب کہ میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے سے کسی زمانے میں کبھی نہیں شرماتے۔ وہ دونوں ایک بدن ہیں۔ اس ساری تفصیل کے بیان کرنے کا مطلب ارتقائی عمل کی وضاحت کرنا ہے تاکہ واضح ہو سکے کہ انسان عدن میں بھی لمبی مدت رہا جسے لاکھوں کروڑوں سال کہا جا سکتا ہے۔

عدن میں انسان کامل تھا اس لئے بچے کی پیدائش کا وقفہ سینکڑوں سال ہو سکتا ہے۔ جب کہ ملاپ کا مقصد بھی صرف افزائش نسل تھا۔ (یاد رکھیں کہ عدن میں انسان فعل مختار تھا لیکن آنے والی جنت میں انسان فرشتوں کی مانند ہوں گے یعنی فعل مختار نہ ہوں گے تاکہ نافرمانی کا تصور ہی نہ ہو۔ افزائش نسل کا کام مکمل ہو چکا ہو گا اس لئے جنسی ملاپ کا تصور بھی نہ ہو گا لوگ خدا کے جلال میں اتنے ہی مسرور ہوں گے جتنے آج فرشتے)

یہ بات تسلیم کی جائے گی کہ انسان اگر گناہ میں نہ گرتا تو بھی بڑھتا پھلتا اور زمین کی ہر چیز جو اس کے لئے پیدا کی گئی ہے استعمال میں

لاتا۔

یہ یاد رکھیں کہ انسانی عمر عدن سے خروج کے بعد ہزاروں سال ہی تسلیم کی جائے گی نہ کہ لاکھوں اور کروڑوں کا شمار درست ہو گا اس لئے کہ عدن کے باہر کا ریکارڈ موجود ہے۔

۱۸۔ گلیلو کا نظریہ اور کتاب مقدس

گلیلو مشہور سائنسدان ہو گزرا ہے اس کے عروج کا دور ۱۶۴۳ء کے بعد شروع ہوا۔

اس کے علاوہ چارلس ڈارون کا عروج ۱۸۶۰ء سے شروع ہوتا ہے یاد رکھیں کہ چارلس ڈارون علم الٰہی کا طالب علم رہا تھا۔

اِس کتاب میں کنگ جیمز ورشن ایڈیشن ۱۶۱۱ء سے ترجمہ شدہ اردو بائبل میں سے حوالہ جات دیئے جا رہے ہیں۔

یہ بات مسلّمہ ہے کہ بائبل مقدس کے ہر دور کے تراجم حقیقی سچائیوں کو پوری آب و تاب کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ۱۶۱۱ء کے ایڈیشن کا ذکر اس لئے کرنا ضروری سمجھا ہے کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ موجودہ تراجم سائنس کے زیر اثر ہیں بلکہ اِس کا ذکر یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ سائنس کی کتاب مقدس نے رہنمائی کی ہے جو تحقیق سے پہلے خفیہ رموز کی بات کرتی ہے۔

۱۹۔ گلیلو کا دعوے

ہماری زمین کے علاوہ اور بھی اجرام فلکی ہیں جو ہماری نگاہ اور

داد رسی سے کہیں دور ہیں ہزاروں سورج سینکڑوں چاند۔ بعض کی روشنی سینکڑوں سال یا ان گنت سالوں کے بعد زمین پر پہنچتی ہے۔

۲۰۔ کتاب مقدّس

یہی بات کتاب مقدس ہزاروں سال پہلے بیان کرتی ہے۔
"ابھی تو آدمی اس نور کو نہیں دیکھنے جو افلاک پر روشن ہیں"
ایوب ۳۷ : ۲۱

۲۱۔ پودوں میں زندگی اور مؤنث مذکر ہیں

"خدا نے کہا اور بیج دار بوٹیاں پھلدار درخت اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں اور زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج رکھیں اور اُگائیں۔ اور ایسا ہی ہوا" پیدائش ۱ : ۹ - ۱۱

جڑی بوٹیوں اور پھلوں پھولوں کا تخم رکھنا اور جنس پیدا کرنا زندگی اور مذکر مونث کا ثبوت ہے۔ سائنس بھی یہی انکشاف کرتی ہے اِن کے بڑھنے کا اصول گرمی۔ ہوا۔ پانی۔ روشنی قرار پایا۔ گویا خودکار نظام قرار دے دیا۔ اِن اصولوں کو منقطع کر دیں تو اِن کی افزائش رُک جائے گی۔ متبادل نظام دیا جا سکتا ہے۔ لیکن خالق کا انکار ممکن نہیں کیونکہ موجد سے نقال بڑا نہیں ہو سکتا۔

بعض لوگوں کی مجبوری ہے کہ کچھ بھی بن نہ پڑے تو خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کو سائنس سے تضاد کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ سائنس بغیر مرد کے پیدائش کو تسلیم نہیں کرتی۔

توریت میں پیدائش کی کتاب خداوند یسوع مسیح کی پیدائش سے تقریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے لکھی گئی جس میں بزرگ موسیٰ نے عدن میں سے خروج کے وقت کے انسان پر ظاہر کیا گیا تھا کہ "عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلے گی"۔ پیدائش ۳ : ۱۵ تحریر کیا جب کہ نسل مرد کے نام سے نامزد ہوتی ہے۔ پیدائش کی کتاب کے تقریباً ساڑھے سات سو سال بعد یسعیاہ نبی نے عورت کی نسل کی تشریح کی۔ "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور وہ بیٹا جنے گی"۔ یسعیاہ ۷ : ۱۴

اِس پیشن گوئی کے تقریباً ساڑھے سات سو سال بعد" فرشتہ نے مریم سے کہا۔ خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا اس کا نام یسوع رکھنا" متی ۱ : ۳۰ - ۳۱

"فرشتہ نے خواب میں دکھائی دے کر کہا۔ اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی (منگیتر رخصتی سے پہلے منکوحہ) مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔ اس کے بیٹا ہوگا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا"
متی ۱ : ۲۰ - ۲۱

عورت کی نسل یعنی کنواری کا بیٹا جننا۔ فرشتہ کا پیغام۔ مریم کی قبولیت۔ منکوحہ منگیتر کی تصدیق کہ واقعی کنواری نے بیٹا جنا۔ یہ سب کچھ تجربہ میں آیا۔ کیونکہ یہ تجربہ کسی سائنسدان کا نہیں۔ اس لئے سائنسدان اسے قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے کہ جو تجربہ ایمان کے سبب وقوع میں آئے وہ معجزہ ہے۔ سائنس معجزہ کی قائل نہیں

پس سائنس اور ایمان میں یہی فرق ہے۔

خدا نے قانونِ فطرت کو توڑا نہیں بلکہ معجزہ کیا جب کہ قانونِ فطرت آج بھی معمول کے مطابق ہے۔ اگر ایمان میں سے معجزہ کی نفی کر دی جائے تو سائنس رہ جائے گی ایمان ختم ہو جائے گا۔ اگر معجزہ کے گواہ موجود ہوں تو اُسے اُسی طرح قبول کرنا پڑے گا جیسے علم السائنس کو۔ کیونکہ سائنس خدا کے وجود کو تجربہ سے معلوم کرنے سے قاصر ہے اس لئے وہ معجزہ کی منکر ہے۔ سائنس اگر خدا کی نفی ثابت کر دے تو معجزہ کا انکار بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ سائنس خدا کا وجود نفی کرنے سے قاصر ہے اس لئے معجزہ کا انکار ممکن نہیں بلکہ سائنس مجبور ہے کہ خدا کے وجود کو تسلیم کرے اس لئے کہ اس کے سوا چارہ نہیں۔ جو سائنس آج کہتی ہے کلام خدا ہزاروں سال پہلے اس کی بات کرتا ہے۔

۲۲۔ ا۔ ہوا میں وزن ہے

"کیونکہ وہ زمین کی انتہا تک نظر کرتا ہے اور سارے آسمان کے نیچے دیکھتا ہے تاکہ ہوا کا وزن ٹھہرائے۔" ایوب ۲۸: ۲۴-۲۵
سائنس بھی ہوا کے وزن کی تصدیق کرتی ہے۔

ب۔ زمین کائنات میں ایک سیارہ ہے

زمین کی حیثیت کائنات میں ذرہ برابر ہے۔ سائنس یہ انکشاف کرتی ہے اور یہ بھی کہ زمین سمندر کا حصہ ہی ہے جب کہ

۳/۴ حصہ پانی ہے۔" کس نے سمندر کو چلو سے ناپا۔ آسمان کی پیمائش بالشت سے کی۔ دیکھ قومیں ڈول کی ایک بوند کی مانند ہیں اور ترازو کی باریک گرد کی مانند گنی جاتی ہیں۔ دیکھ وہ جزیروں کو ایک ذرہ کی مانند اٹھا لیتا ہے۔" یسعیاہ ۴۰: ۱۲-۱۵

۲۳۔ کائنات کو آراستہ کیا

"اس کے دم سے آسمان آراستہ ہوتا ہے۔" ایوب ۲۶: ۱۳

۲۴۔ سدائم

سدیم کی جمع ہے۔ سدیم گرم سفید گیسی مادے کے بڑے تودے کو کہتے ہیں۔ ایسے تودے خلاؤں میں چکر کھاتے رہتے ہیں۔ ہر سدیم میں اتنا مادہ ہوتا ہے کہ اس سے ایک ارب ستارے بن سکتے ہیں۔

سدائم کا فاصلہ زمین سے مقرر نہیں پھر بھی سدیم عذرا زمین سے تقریباً ساٹھ لاکھ نوری سالوں کے فاصلے پر ہے۔ جب کہ ایک نوری سال میں روشنی اٹھاون کھرب ستر ارب میل سفر طے کرتی ہے ستارے انہی سدائم سے بنتے ہیں۔ ساری کائنات گیسز سے بنی ہے (اندھیرا تھا یعنی نیست سے ہست) گیسوں کا خالق اور ترتیب دہندہ خدا ہے۔

سدائم کے متعلق کتابِ مقدس:-

"تب خداوند نے ایوب کو بگولے میں سے یوں جواب دیا اگر تو جانتا ہے تو بتا نور کے مسکن کا راستہ کہاں ہے اور آسمان کے

سفید پالے (اگیوں) (کہر کا تودہ) کو کس نے پیدا کیا"۔
ایوب ۳۸: ۱-۱۹، ۲۹

۲۵- ایک وقت آئے گا کہ اجرام فلکی پگھل جائینگے

"اور خدا کے اس دن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر رہنا چاہیئے جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے گل جائیں گے"۔ ۲-پطرس ۳: ۱۲

سائنس بھی ایسا ہی خدشہ ظاہر کر رہی ہے۔

سب کچھ بنانے اور بتانے والی خدا کی ذات ہی تو ہے انکار ممکن نہیں۔ ایمان سے قبول کریں۔

"تو ہی اکیلا زمین کی سب سلطنت کا خدا ہے۔ تو ہی نے زمین و آسمان کو پیدا کیا"۔ ۲-سلاطین ۱۹: ۱۵

۲۶- کائنات کی وسعت اور خدا کا وجود

"لیکن کیا خدا فی الحقیقت زمین پر سکونت کرے گا۔ دیکھ آسمان بلکہ آسمانوں کے آسمان میں بھی تو سما نہیں سکتا"۔ ۱-سلاطین ۸: ۲۷

۲۷ زمین کے علاوہ دوسرے اجرام فلکی میں سے کسی پر زندگی ہو سکتی ہے

"اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تاکہ پانی پانی سے

جُدا ہو جائے پس خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اوپر کے پانی سے جُدا کیا اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا اور خشکی کو خدا نے زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اُس کو سمندر"۔ پیدائش ۱: ۱۰

پانی پانی سے جُدا ہوا اور زمین کا پانی سمندر کہلایا یہ سمندر فضا کے اوپر کے پانی سے جُدا کیا گیا پانی ہے۔ گویا فضا میں کسی بھی دوسرے اجرام فلکی پر پانی کی موجودگی تسلیم کی جا سکتی ہے۔ جہاں پانی ہو وہاں زندگی بھی ہوتی ہے۔ اب چونکہ زمین کے علاوہ کسی دوسرے اجرام فلکی پر پانی کا کھوج تا حال نہیں ملا اس لئے ایسے دعوے سے گریز کیا جا رہا ہے لیکن قطعی انکار ممکن نہیں۔ انسان فطری رحجان کے تحت اِس زندگی کی تلاش میں ہے (آج ایماندار اسے جنت کا نام دے رہا ہے جس کا مسیح یسوع نے وعدہ فرمایا ہے۔ کلام مقدس اسے نیا یروشلم مقدس شہر (مقدسوں کے رہنے کی جگہ) کا نام دیتا ہے۔ مکاشفہ ۲۱: ۱)

۲۸- سیارے ستارے فضائی مداریں ہیں

"اور خدا نے فضا کو آسمان کہا"۔ پیدائش ۱: ۸

نظر آنے والی نیلگوں چادر ٹھوس نہیں بلکہ فضا ہے۔ انسانی حدِ نظر یہی فضا آسمان (فلک) کہلاتی ہے "اور خدا نے کہا فلک پر نیّر ہوں کہ وہ دن کو رات سے الگ کریں اور وہ نشانوں، زمانوں اور برسوں کے امتیاز کے لئے ہوں اور وہ فلک پر انوار کے لئے

ہوں کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور ایسا ہی ہوا۔ سو خدا نے دو بڑے نیّر بنائے۔ ایک نیّر اکبر کہ دن پر حکم کرے اور ایک نیّر اصغر کہ رات پر حکم کرے اور اُس نے ستاروں کو بھی بنایا اور خدا نے ان کو فلک (فضا) پر رکھا کہ زمین پر روشنی ڈالیں۔" پیدائش ۱: ۱۴-۱۷

گویا ساری کائنات فضا میں ہے۔ فضا بھی پانی سے بنی گویا پانی زندگی کی ابتدا ہے اور یہ زندگی خدا کی مہیا کردہ ہے۔

گھڑی کی ایجاد سے پہلے انسان دن کو سورج اور رات کو ستاروں سے وقت کا اندازہ کرتا تھا۔ کائنات کروڑوں اربوں نوری سالوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ اِس کو روشن کرنے کے لئے ستاروں سے سجایا اور آراستہ کیا گیا ہے۔

"اے خداوند آسمان تیرے عجائب کی تعریف کرے گا۔"

زبور ۸۹: ۵

آسمان حقیقت میں فضا ہے۔

"اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تاکہ پانی پانی سے جدا ہو جائے۔ پس خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اوپر کے پانی سے جدا کیا اور ایسا ہی ہوا اور خدا نے فضا کو آسمان کہا۔" پیدائش ۱: ۶-۸

کائنات خدا کے وجود کا ثبوت ہے۔ "کیونکہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ ان کے باطن میں ظاہر ہے اس لئے کہ خدا نے اُس کو اُن پر ظاہر کر دیا ہے کیونکہ اس کی اَن دیکھی صفتیں یعنی اُس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے

وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں یہاں تک کہ ان کو (خدا کی ذات کو ماں لینے میں) کچھ عذر باقی نہیں اس لئے کہ اگرچہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شکرگزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بے سمجھ دِلوں پر اندھیرا چھا گیا وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بے وقوف بن گئے۔" رومیوں ۱: ۱۹-۲۲

چاند۔ سورج۔ سیارے۔ ستارے سب کچھ فضا میں ہے سائنس کہتی ہے کہ سب کچھ آپس کی کشش کے سبب اپنے اپنے مدار میں ہیں۔

کتاب مقدس اس کشش کو خدا کی قدرت کا نام دیتی ہے۔ "خدا سب کچھ اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔"

عبرانیوں ۱: ۳

۲۹۔ زمین گول ہے

"وہ محیط زمین پر بیٹھا ہے۔" یسعیاہ ۴۰: ۲۲ گویا زمین گول ہے۔

۳۰۔ زمین خلا میں ہے

زمین بھی دیگر اجرام فلکی کی طرح فضا میں ہے۔ یعنی کسی چیز پر ٹکی ہوئی نہیں۔

"اور وہ زمین کو خلا میں لٹکاتا ہے۔" ایوب ۲۶: ۷

۳۱- چاند میں روشنی نہیں

"چاند میں روشنی نہیں"۔ ایوب ۲۵ : ۵

۳۲- سورج ہر وقت روشن رہتا ہے زمین گردش کرتی ہے

چاند میں روشنی نہیں پھر بھی زمین پر روشنی ڈالتا ہے کیونکہ یہ چھوٹا نیر بڑے نیر سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ دنیا میں کہیں نہ کہیں دن ہوتا ہے اور کہیں نہ کہیں رات۔ جہاں رات ہو وہاں چاند روشنی دے رہا ہوتا ہے۔ رات کو روشن چاند ثابت کرتا ہے کہ سورج کہیں نہ کہیں روشنی دے رہا ہے۔

"سورج ٹھہر گیا اور چاند تھما رہا اور تقریباً سارا دن ڈوبنے میں جلدی نہ کی ایسا دن کبھی اس سے پہلے نہ ہوا نہ اس کے بعد۔"

یشوع ۱۰ : ۱۳-۱۴

سورج کے ساتھ چاند کا تھم جانا ثابت کرتا ہے کہ یہ واقعہ زمین کی گردش رک جانے کے سبب پیش آیا۔ یعنی زمین رک گئی اور سورج چاند اپنے اپنے زاویہ سے جس طرح نظر آ رہے تھے نظر آتے رہے گویا سورج چاند تھم گئے ہیں چونکہ انسان سورج اور چاند کے نکلنے اور غروب کا تصور رکھتا ہے اس لئے سورج اور چاند کے تھمنے کی بات کی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ زمین رک گئی ورنہ سورج کے ڈوبنے میں جلدی نہ کرنے سے چاند کا کیا واسطہ۔ یہ بھی خدا قادر مطلق کی قدرت کا کرشمہ ہے جو معجزہ کہلائے گا ورنہ زمین کی گردش رک جانے سے کائنات میں خلل آ جائے لیکن آج کے انسان کے لئے علم السائنس کے ساتھ خوبصورت اتفاق ہے۔

۳۴- بارش بخارات سے

"کیونکہ وہ پانی کے قطروں کو اوپر کھینچتا ہے جو اس کے ابخارات سے مینہ کی صورت میں ٹپکتے ہیں جن کو افلاک انڈیلتے اور انسان پر کثرت سے برساتے ہیں۔" ایوب ۳۶ : ۲۷-۲۸

۳۵- روشنی ذریعہ افزائش

"اس کی زمین خداوند کی طرف سے مبارک ہو۔ آسمان کی بیش قیمت اشیا اور شبنم اور وہ گہرا پانی جو نیچے ہے اور سورج کے پکائے ہوئے بیش بہا پھل اور چاند کی اگائی ہوئی بیش قیمت چیزیں۔"

استثنا ۳۳ : ۱۳-۱۴

علم السائنس روشنی کو پودوں کی غذا سے تعبیر کرتا ہے۔ کتاب مقدس ہزاروں سال پہلے یہ بات بتا چکی ہے۔

۳۶- زمین میں خزانے

"اور زمین سے خوراک پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتھروں میں نیلم ہے اور اس میں سونے کے ذرے۔" ایوب ۲۸ : ۵-۶

قدیم پہاڑوں کی بیش قیمت چیزیں اور زمین اور اس کی

بیش قیمت چیزیں۔" استثنا ۳۳ : ۱۵

"سمندر پر کاروبار میں لگے رہتے ہیں وہ سمندر میں خدا کے کاموں اور اس کے عجائب کو دیکھتے ہیں۔" زبور ۱۰۷ : ۲۳

خدا نے زمین میں انسان کے لئے رزق رکھا ہے۔ ریت سے خزانے یعنی صحراؤں میں تیل گیس۔ قدیم پہاڑوں کی بیش قیمت چیزیں نیلم اور دیگر قیمتی پتھروں کے علاوہ معدنیات تیل گیس مل رہا ہے۔ سمندر میں کاروبار گویا سمندر سے ضروریاتِ زندگی حاصل کی جا رہی ہیں۔

یہ خزانے خدا نے انسان کے لئے زمین میں رکھے ہیں۔ انسان محنت کر کے بلا تفریقِ مذہب و ملت ان خزانوں کو اپنی محنت سے حاصل کر رہا ہے۔

محنت اصول خداوندی ہے جو محنت نہ کرے وہ ان خزانوں سے بلکہ خوراک تک سے محروم رہ جاتا ہے۔

"جو ڈھیلے ہاتھ سے کام کرتا ہے کنگال ہو جاتا ہے لیکن محنتی کا ہاتھ دولت مند بنا دیتا ہے۔" امثال ۱۰ : ۴

۳۷۔ طلب

"اور زمین کے کُل جانوروں کے لئے اور ہوا کے پرندوں کے لئے اُن سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دم ہے کُل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں۔" پیدائش ۱ : ۳۰

کُل جاندار خدا نے زمین کی مٹی سے بنائے۔ کُل ہری بوٹیاں (سبز مادہ کلوروفل جڑی بوٹیوں میں ذریعہ افزائش نسل ہے۔ آج کا

سائنسی انکشاف کتاب مقدس میں ہزاروں سال پہلے سبز مادے کا ذکر ہو چکا ہے) زمین میں اُگتی ہیں گویا دونوں کا مادہ ایک ہے۔ معدنیات زمین سے نکلتی ہیں۔ یہ سب کچھ جانداروں کو کھانے کے لئے دیا گیا۔

انسان جڑی بوٹیوں معدنیات سے ادویات بنا کر علاج معالجہ کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ انسان حیوان کا علاج اسی سے ہو رہا ہے۔

۳۸۔ دھاتیں اور ان کا استعمال

چاندی کی کان ہوتی ہے۔ سونے کے لئے جگہ ہوتی ہے جہاں وہ تپایا جاتا ہے۔ پیتل پتھر سے گلایا جاتا ہے۔

ایوب ۲۸ : ۱-۲

"اس کی تیاری کے وقت رتھ فولاد سے جھلکتے ہیں اور دیودار کے نیزے بشدت ہلتے ہیں اور رتھ سڑکوں پر تندی سے دوڑتے اور میدان میں بے تحاشا جاتے ہیں۔ وہ مشعلوں کی مانند چمکتے اور بجلی کی طرح کوندتے ہیں۔" ناحوم ۲ : ۳-۴

انسان خداداد صلاحیت سے دھاتوں کو استعمال میں لا رہا ہے۔

۳۹۔ خون میں جان

"جسم کی جان خون میں ہے۔" احبار ۱۷ : ۱۱

اگر کسی زخمی کا زیادہ خون بہہ جائے تو اُس کے گروپ کا

خون مل جانے پر وہ زندہ رہ سکتا ہے۔ ورنہ وہ مر جائے گا۔

۴۰۔ تین آسمان

"وہ یکایک تیسرے آسمان تک اٹھا لیا گیا"۔ ۲۔ کرنتھی ۱۲: ۲

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ فضا ہی آسمان ہے۔

علم السائنس نے فضا کے تین حصوں کو تسلیم کیا ہے۔ پہلا حلقہ ایک سیارے کا اپنا مدار اور اس کی کشش کا دائرہ۔ دوسرا بے ورنی۔ تیسرا حلقہ دوسرے سیارے کا مدار اور اس کی کشش۔ اس طرح ساری کائنات سیاروں ستاروں کے اپنے اپنے حلقے اور فضا میں عمل پیرا ہے۔ گویا تین فضائی حلقے تین مختلف کیفیتیں۔ تین آسمان ہیں۔

۴۱۔ براہِ راست ٹیلی کاسٹ

"دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر آنکھ اُسے دیکھے گی"۔ مکاشفہ ۱: ۷

کتاب مقدس میں ارشاد ہے کہ المسیح جو آسمان پر زندہ اٹھائے گئے قیامت کے دن آسمان سے پھر آئیں گے اور ایک ہی وقت میں ساری دنیا کے انسان اسے دیکھ سکیں گے۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ انسان نے تحقیق کی۔ خداداد صلاحیت کو بروئے کار لایا تو مصنوعی سیارے کے ذریعہ ایک ہی وقت میں انسانی حجم کیا اس سے بھی چھوٹی چیز دنیا کو دکھانے میں کامیاب ہو گیا جبکہ کائنات میں سیاروں کا نظام پہلے ہی موجود ہے۔

۴۲۔ آٹومیٹک (خودکار نظام)

"سو آسمان اور زمین اور اُن کے کُل لشکر کا بنانا ختم ہوا اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دن فارغ ہوا اور خدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا۔ کیونکہ اس میں خُدا ساری کائنات سے جسے اس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا"۔

پیدائش ۲: ۱-۳

خدا نے ساری کائنات بنانے کے بعد تخلیق کا کام ختم کیا اور ساری کائنات اور اس کی تخلیق اپنی اپنی فطرت (خودکار نظام) کے مطابق کام کرنے لگی اور کر رہی ہے۔ انسان نے بھی خداداد صلاحیت کو استعمال کر کے خودکار نظام رائج کر لیا ہے۔

۴۳۔ مُردوں کا زندہ ہونا

انسان فطری رجحان کے تحت مُردوں کو زندہ کرنے کے علم کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن یہ اس کے لئے ممکن نہیں مگر دوبارہ زندہ ہونے کی خواہش فطری ہے۔ اس لئے کہ انسان کے اندر کی خفیہ حِس اُسے بتاتی ہے کہ انسان دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے "یہ فطری رجحان عین کتاب مقدس کے مطابق ہے اور تجربہ اس کا شاہد ہے۔

"لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور جو سو گئے ہیں (ایماندار کا مرنا سونے کے برابر ہے) اُن میں پہلا پھل ہوا جیسے آدم

میں سب مرتے ہیں ویسے مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے۔"
"اب کوئی یہ کہے گا کہ مردے کس طرح جی اٹھتے ہیں اور کیسے جسم کے ساتھ آتے ہیں۔ اے نادان تو خود کچھ بوتا ہے جب تک وہ مر نہ جائے زندہ نہیں کیا جاتا۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲۰، ۲۲، ۳۵-۳۶

"مسیح کا جی اٹھنا مردوں کے جی اٹھنے پر مہر ہے تاکہ کوئی قیامت پر شک نہ کرے یہ وہ نشانی ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی دوبارہ زندہ ہونے کے فطری رجحان کے ہونے کے باوجود عدالت کی تیاری نہ کرے تو یہی رجحان اسے مجرم ٹھہرائے گا۔

۴۴۔ نتیجہ

سائنس اور کتاب مقدس کی یک جہتی کی اور بہت سی باتیں کی جا سکتی ہیں لیکن اتنے پر اکتفا کرتا ہوں کیونکہ کتاب مقدس میں الہام ہے یہ سائنس کی کتاب نہیں۔ اتنی الہامی سچائیوں کا علم السائنس سے ہزاروں سال پیشتر انکشاف کتاب مقدس کے سچا اور خدا کے قادرِ مطلق ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔ کتاب مقدس کے بیانات تقریباً آج سے ہزاروں سال پیشتر قلمبند ہوئے۔ ۴۰ مصنفوں نے انہیں تحریر کیا۔ سولہ سو سال میں یہ کلام مکمل ہوا۔ پھر بھی ایک ایک بات ایک مصنف کی معلوم ہوتی ہے

ایسی کتاب کو جھوٹا کہنا بدقسمتی ہے۔

کتاب مقدس میں جو کچھ پہلے بیان ہوا وہ بیان کرنے والا اُستاد تسلیم کیا جائے گا۔ جو ایسی ہی بات بعد میں کرے وہ اُستاد ہونے

کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا بعد کے بیان کرنے والا اپنے آپ کو تسلیم کنندہ کہہ سکتا ہے۔

اس لئے کتاب مقدس سچائی اور سائنس حقیقت ہے دونوں میں سے کسی کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

الہام مشاہدہ کے خلاف نہیں لیکن مشاہدہ ایمان نہیں کہلاتا۔ جو مشاہدہ ہوا تجربہ میں آگیا۔ اُسے قبول کریں جو تجربہ میں نہیں آیا اور الہام اس کا انکشاف کرتا ہے۔ اسے ایمان سے قبول کریں کیونکہ جہاں تجربہ ختم ہوتا ہے وہاں سے ایمان شروع ہوتا ہے۔

جو الہام تجربہ کو جھوٹا قرار دے وہ الہام خدا کی طرف سے نہیں، کیونکہ تجربہ فطرت کے خلاف نہیں ہوتا اور فطرت کا خالق خدا ہے۔

۴۵۔ مسیحی ایمان سائنس کی کسوٹی پر

"کیونکہ جس طرح ایک شخص کی نافرمانی سے بہت سے گنہگار ٹھہرے اسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے۔" رومیوں ۵: ۱۹

خدا نے آدم کو اس کی فطرت کے مطابق زندگی گذارنے کی مکمل آزادی دی۔ صرف ایک پھل نہ کھانے کا حکم دیا تاکہ ثبوت ملے کہ جس خدا نے آدم کو ساری تخلیق کا حکمران قرار دیا ہے کیا یہی آدم اُس مالک کو اپنا حکمران تسلیم کرتا رہتا ہے یا نہیں۔ یہ حکم ایمان میں فرمانبرداری کا ثبوت حاصل کرنے کے لئے تھا۔

"نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو

نے اُسے کھایا تو مرا"۔ پیدائش ۲: ۱۷ تب سانپ (شیطان) نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے۔ پیدائش ۳: ۴

جو کچھ خدا نے کہا تھا ابلیس نے اُس کے الٹ کہا اس کے باوجود آدم نے شیطان کی بات مان لی۔ گویا خدا کی بات (پاک کلام) رد کر دی ابلیس کی بات (نافرمان کلام) قبول کر لی۔ یوں آدم نے نافرمانی کر کے گناہ کیا اور نسلِ آدم عدن (جنت) سے محروم ہو گئی۔

اور پاک کلام کا رد آدم اور نسلِ آدم کے لئے روحانی موت کا سبب ٹھہرا یعنی خدا سے جدائی ہو گئی۔

ابلیس کے کلام کی قبولیت کے سبب نافرمانی کی تاثیر پیوند طبیعت ہوئی۔ (نافرمان شیطان سے ہیں۔) یوحنا ۳: ۸

"پھر ابلیس اُسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی سب سلطنتیں اور ان کی شان و شوکت اسے دکھائی اور اس سے کہا اگر تو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دے دُوں گا۔ یسوع نے اس سے کہا۔ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔" متی ۴: ۸-۱۰

یسوع نے آدم کی نسبت شیطان کی بات رد کر دی اور خدا کا وفادار رہا۔

گو کہ خداوند یسوع مسیح بھی آدم کی طرح فعل مختار تھا آدم جسم کی خواہش سے مغلوب ہوا۔ مسیح جسم کی خواہش پر غالب آیا۔ یہ کہ معاف کرنا انسانیت کی معراج ہے۔ دشمنوں کے لئے فرمایا "اے باپ انہیں معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔" لوقا ۲۳: ۳۴

خود پسند نام نہاد مذہبی ٹھیکیدار دشمن بن گئے یہاں تک کہ ٹھٹھے اڑائے اذیتیں دیں بلکہ صلیب پر چڑھا دیا تو بھی شریعتِ محبت میں کمی نہ آئی اور فرمایا "میں شریعت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"۔ متی ۵: ۱۷ یوں شریعت تحریر اور شریعت ضمیر کو پورا کر کے مکمل فرمانبرداری کا ثبوت دیا۔ اور فرمایا "تم میں کون ہے جو مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے"۔ یوحنا ۸: ۴۶

"وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا۔"
عبرانیوں ۴: ۱۵

یوں آدم ثانی نے اپنی فعل مختاری خدا کی فرمانبرداری کے سپرد کر دی کبھی پائے کامل میں لغزش نہ آنے پائی۔ اسی لئے ساری زندگی استغفار کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

آدم اوّل نے نافرمانی کی نسلِ آدم جنت سے محروم ہوئی۔
آدم ثانی نے فرمانبرداری کی نسلِ آدم جنت میں بحال کر دی گئی۔
آدم اول نے ابلیس کا کلام قبول کیا نافرمانی کی تاثیر پیوندِ طبیعت ہوئی جس کا اثر نسلِ آدم پر ہوا۔ آدم ثانی نے خدا کا کلام ہوتے ہوئے مکمل فرمانبرداری کی۔ اس لئے جو آدم ثانی (کلام خدا) پر ایمان لاتا ہے اس کی طبیعت میں فرمانبرداری کی پیوندکاری ہو جاتی ہے۔

"کیونکہ جب ہم اس کی موت کی مشابہت سے اس کے ساتھ پیوستہ ہو گئے تو بے شک اس کے جی اٹھنے کی مشابہت سے بھی اس کے ساتھ پیوستہ (یونانی پیوند) ہو گئے۔" رومیوں ۶: ۵

جو کلام کے وسیلے نئی پیدائش کہلاتی ہے۔" کیونکہ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلے سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔" ا۔ پطرس ۱: ۲۳ اِس پیوندکاری کی پیدائش کے سبب آدم کی نسل روحانی اصل بن جاتی ہے۔" اس لئے کہ پاک کرنے والا اور پاک ہونے والے سب ایک ہی اصل سے ہیں۔" عبرانیوں ۲: ۱۱

تجربہ شاہد ہے کہ پیدائش کے دو طریقے رائج ہیں پہلا تخمی یعنی بیج سے دوسرا پیوند سے۔ ہر چیز بیج سے پیدا ہوتی ہے۔ جس چیز کا بیج بو یا جائے اسی کے پھل اس میں لگیں گے۔ یہ تخم تاثیر ہوتے ہیں۔ اگر بیج کی خاصیت ترشی ہے تو ترشی پھلوں میں ظاہر ہو گی۔ دوسرا طریقہ پیوند کاری کا ہے۔ بیج کی پیدائش نیچے سے این جہانی ہے اور پیوندی پیدائش اوپر سے یعنی آنجہانی یا سماوی ہوتی ہے۔ یہ پیدائش عام دستور سے ہٹ کر ہو گی اس لئے یہ فوق الفطرت یعنی فوقانی پیدائش ہے۔ یہ بات مسلّمہ ہے کہ پیوند لگانے سے کسی بھی پھل کی خاصیت بدلی جا سکتی ہے۔ ترش پھل والے درخت کو شیریں پھل والے درخت کی شاخ کا پیوند لگانے سے اس کی خاصیت شیرینی میں بدل جاتی ہے۔ اور آئندہ اس میں ترش پھل نہیں لگتے۔ بعینہ انسان کے ساتھ ہے وہ آدم کی نسل سے یسوع مسیح کلام خدا پر ایمان کے سبب روحانی اصل بن جاتا ہے۔ اور نافرمان سے راستباز ٹھہر جاتا ہے۔

"یعنی خدا کی وہ راستبازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔" مگر اس کے فضل کے سبب

سے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو یسوع مسیح میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔" رومیوں ۳: ۲۲، ۲۴

اس اصول کے تحت ایمان لانے والی روحانی اصل مسیح کی فرمانبرداری کے سبب جنت میں داخلہ کا حق پاتی ہے نہ کہ اپنے ایمان اور اخلاق سے۔

اگر خدا اس اصول کو نہ اپناتا تو انسان کا اعتراض واجب تھا کہ اے خدا آدم نے تو پھل کھایا نافرمان ہوا لیکن مجھے جنت سے کیوں نکالا گیا اگر میں جنت میں ہوتا تو کبھی نافرمانی نہ کرتا۔

خدا نے انسان کو فطری اور راست رجحانات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی شرع عطا فرمائی جس کا رہنما انسانی ضمیر قرار پایا تاکہ کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ مجھے اچھائی برائی کی پہچان کروانے والا کوئی نہ ملا۔ اس کے علاوہ انبیاء کے وسیلے رہنمائی فرمائی لیکن انسان نافرمانی کی پیوندکاری کے سبب جو اس کا اپنا چناؤ تھا خود غرضی کے رجحان سے نکل کر خدا کے سامنے بے الزام نہ ٹھہر سکا جب کہ خدا نے شریعتِ ضمیر سے بے الزام ٹھہرنے والے کو جنت میں داخلہ کا حق دار قرار دے دیا ہے۔

انسان اپنی طاقت سے منفی رجحان پر فتح نہ پا سکا تو خدا نے اپنا رحم کلام کی پیوندکاری سے کیا۔ جیسے آدم کی نسل آدم کی نافرمانی کے سبب جنت سے نکالی دی گئی نہ کہ اپنی بداعمالی یا بداخلاقی کی وجہ سے۔ اُسی طرح انسان کو مسیح میں روحانی اصل بننے کے سبب جنت میں داخلہ کا حق ملا نہ کہ اپنی نیکی یا عبادت ریاضت کی وجہ سے۔

مسیح کے بغیر انسان کے اچھے کام عبادت ریاضت نیکی نہیں اس

لئے کہ نیکی بے لوث محبت کا نام ہے جب کہ انسان اچھے کام عبادت ریاضت جنت میں جانے کے لالچ کے لئے کرتا ہے کہ اس طرح جنت ملے گی اگر اچھے کام عبادت ریاضت نہ کی تو جنت میں نہ جا سکوں گا بلکہ سزا پاؤں گا۔ یوں جنت کے لالچ کے لئے کی گئی نیکیاں خود غرضی بن کر آدم کی نافرمانی کے زیر اثر دم توڑ دیتی ہیں۔

آدم نافرمانی کے سبب جسمانی طور پر جیتا رہنے کے باوجود روحانی موت مر گیا۔

المسیح فرمانبرداری کے سبب جسمانی طور پر مرنے کے باوجود جسم میں روحانی طور پر جیتا ہے۔

آدم نافرمانی کی وجہ سے نسل آدم کے اخراج کا سبب بنا۔

یسوع فرمانبرداری کے سبب اصل انسان کے لئے جنت کا مختار بنا۔

یہاں ایک دوسرے رُخ کی تشریح لازم سمجھوں گا (توبہ یا ترکِ گناہ اور نیک کام)

توبہ ۔ اس تبدیلی سے یہ بات تو عیاں ہے کہ ایک شخص صحبت بد کو ترک کر کے صحبت صالح اختیار کرتا ہے۔ گویا ناپسندیدہ سوسائٹی کو ترک کر کے پسندیدہ سوسائٹی اپناتا ہے کیونکہ توبہ ترکِ گناہ کا مطلب ہے کہ جس کام کو ترک کر دیا اسے دوبارہ نہ کیا جائے یہ سچ ہے کہ کسی بیج کو نہ بونے سے اس کا پودا تو نہ اُگے گا۔ کیا، اِس عمل سے بیج کے اندر پودے اگانے کی صلاحیت ختم ہو گئی ہرگز نہیں۔ بیج کو زرخیز مٹی مل جائے جس میں نمی ہو تو بیج میں پوشیدہ اُگنے والی قوت عود کر آتی ہے۔ پس بیج اپنی جنس کے مطابق اجناس پیدا کرتا ہے جس کا

پچھلے اوراق میں بیان کیا جا چکا ہے۔ بچہ موروثی گناہوں سے زیر بار ہے۔ جب کہ ایک بالغ باشعور انسان دُہرے گناہوں کے بوجھ سے دبا ہوا ہے۔ اوّل موروثی گناہ دوئم اس کا ذاتی گناہ۔ وہ باشعور اور بالغ ہو کر اپنے ذاتی گناہ سے توبہ کرنے کے باوجود تاثیر سے ہرگز بری نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی فطرت تخمی ہے۔ اور تخم تاثیر ہے اس میں گناہ کا تخم موجود ہے، جس طرح کھاری پانی کے چشموں سے میٹھا پانی نہیں مل سکتا ویسے ہی گناہ آلودہ طبع انسانی نیکی کا مصدر نہیں بن سکتی۔ انسان جو کچھ کرتا ہے اس میں اس کے اغراض و مقاصد وابستہ ہیں گویا ہر کام میں کسی نہ کسی طرح کی اُجرت چاہتا ہے گویا عبادت، ریاضت، اچھے کام برائے جنت اور آسائشِ زندگی جو خدا اس کی ان نیکیوں کے بدلے اس دنیا میں دے۔ جب کہ نیکی بے لوث محبت سے کی جانے والی بھلائی کا نام ہے۔ علاوہ ازیں یہ سب کچھ انسان کے فرائض میں شامل ہے بہر حال توبہ کے باوجود انسان گناہ سے بَرّی نہیں۔ ماضی کی حسین یادیں اور خیالات دل میں کروٹیں لیا کرتی ہیں یوں انسان پُر لذت خیالی گناہ کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔ ہادی برحق نے فرمایا۔

"جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت کو دیکھا وہ اپنے دل میں اس سے زنا کر چکا" (وہ عملی فعل سے اس لئے باز رہا کہ اس تک رسائی اس کے لئے ممکن نہیں ورنہ فعل مکمل ہے) متی ۵ : ۲۸

ہر بشر گناہ میں ملوث ہے وہ نیک کام کرنے کا ارادہ تو رکھتا ہے لیکن فطرتی بگاڑ کے سبب گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے اس بحث کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ جس طرح کھٹے درخت سے میٹھے پھل دستیاب نہیں ہو سکتے،

اسی طرح گنہگار انسان سے نیک اعمال ممکن نہیں پہلے انسان نیک بنے پھر نیکی ممکن ہے۔ گویا گناہوں سے نجات محض خدا کے فضل سے ممکن ہے اعمال حسنہ سے نہیں۔ اعمال حسنہ یعنی نیک کام نیک انسان کی زندگی کا پھل ہیں بدکام بد انسان کی زندگی کا پھل۔ انہی پھلوں سے انسان پرکھا جاتا ہے۔ نیک اعمال انسان کو نیک نہیں بناتے بلکہ نیک انسان نیک کام کرتا ہے۔ اسی طرح بدکام انسان کو بد نہیں بناتے بلکہ بد انسان بدکام کرتا ہے گویا اعمال انسانی زندگی کے پھل ہیں پھل درختوں پر لگتے ہیں درخت پھلوں پر نہیں لگتے اگر درخت اچھا ہے تو یقیناً پھل بھی اچھے لگیں گے اگر درخت برا ہے تو پھل بھی برے لگیں گے اس لئے نیک اعمال کرنے کے لئے پہلے نیک بننا ہوگا اس کے بعد نیک کام از خود ظاہر ہوں گے۔

"کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے کیونکہ ہم اس کی کاریگری ہیں۔ اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا ہے"۔ افسیوں ۲: ۸۔۱۰

المسیح نے اس طرح کے متعلق یوں فرمایا۔ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔ یوحنا ۳: ۳ جو جسم سے پیدا ہوا جسم ہے جو روح سے پیدا ہوا روح ہے۔ یوحنا ۳: ۶

جس طرح کھٹے پھل والے درخت کی خاصیت کو بدلنے کے لئے میٹھے پھل والے درخت کی شاخ کی پیوند کی ضرورت ہے نہ کہ کھٹے کو کھٹے کی۔ اسی طرح فانی عاصی انسان کو لا خطا اور موروثی گناہ سے پاک ہستی کی پیوند کی ضرورت تھی اور وہ خدا پاک کا مجسم کلمہ جو عورت سے پیدا ہوا موروثی گناہ میں ملوث آدم کے گناہ سے پاک یسوع المسیح ہی ہو سکتا ہے جس پر ایمان کے وسیلے انسانی روح پاک ہو جاتی ہے۔ اور انسان نیک سے پیوستہ ہو کر بے لوث نیکی کرنا شروع کرتا ہے۔ (روح اللہ سے وابستہ ہو کر روح پاک ہو جاتی ہے) المسیح کے محبوب شاگرد یوحنا رسول نے تجربہ کی بنیاد پر فرمایا جو کوئی خدا سے پیدا ہوا وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ اس کا (روحانی) تخم اس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہوا۔ ۱۔یوحنا ۳: ۹ انسان اور خدا کی صلح ہوئی اس طرح مسیح میں روحانی ملاپ ہونے کی وجہ سے نور ایمان سے دل منور ہوتا ہے اور ایماندار یہ یقین کر لیتا ہے کہ مسیح میں یہی جنت کا وارث ہوں (تفصیل کے لئے پڑھیں مصنف کی کتاب جنت کے وارث) تو وہ بدی کی بجائے خدا کے فضل سے نیکی کا رجحان پاتا ہے۔ اس نیکی میں عبادت برائے تعظیم ہے اور انسانی بھلائی کے کام بے لوث محبت کا نتیجہ۔ جس میں شکر گذاری ہے لالچ نہیں کیونکہ نجات بذریعہ ایمان مل چکی ہے۔ یوں جسمانی نار ہستی کی بدی مسیح میں روحانی شکر گذاری کے زیر اثر دم توڑ دیتی ہے۔

خدا نے انسانوں پر اپنے ازلی اصول کے مطابق رحم کیا یعنی وہ عادل بھی رہے اور ایمان لانے والوں پر رحم بھی کر دے۔ اسی لئے کہ خدا عادل بھی ہے اور رحیم بھی۔ خداوند خدا کا وہی اصول اس کی شایان شان ہے جس میں وہ رحم کرے تو عدل متاثر نہ ہو۔

ایک وقت میں دونوں پورے ہو جائیں۔

گناہ سے پہلے آدم کامل تھا اس لئے کامل کا کفارہ بھی کامل ہی دے سکتا تھا۔ کامل صرف خدا کی ذات ہے اس لئے اس نے اپنا کامل کلمہ مجسم کیا جس نے مکمل فرمانبرداری سے آدم کی نافرمانی کا کفارہ دیا۔ کلمہ متکلم کی ذات کا ظہور ہے اس لئے ہی کلمہ خدا کا اکلوتا بیٹا کہلاتا ہے۔ جب فرشتہ نے مقدسہ مریم کو پیغام دیا کہ تو بیٹا جنے گی اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا تو مریم بھی عام انسانوں کی طرح سوچ رکھتے ہوئے گھبرائی کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ مجھے تو کسی مرد نے آج تک چھوا بھی نہیں تو فرشتے نے کہا یہ خدا کی طرف سے ہو گا۔ خدا کا کلام جو میں نے تجھ تک پہنچایا ہے ذریعہ حمل ہو گا تو اس نے خدا کی تعریف کی اور کہا کہ میں خدا کی بندی ہوں، جیسا خدا میرے لئے پسند کرے ویسا ہی ہو۔ لوقا ۱: ۲۸-۳۵

گویا مریم نے خدا کو خالق تسلیم کیا نہ کہ شوہر لہٰذا جسمانی نسل سوچنا کبیرا گناہ ہے اور خدا کی روحانی نسل ہونے سے انکار روحانی قدروں کی ناشناسائی کا ثبوت۔

ایمان کی نفی کر کے کوئی بھی انسان اعمال سے نجات کا تصور نہیں کر سکتا۔ اخلاقی اعمال کی کمزوری میں ایمان کی قوت سے نجات کا تصور عین عقل کے مطابق ہے گویا ہر پہلو سے مسیحی ایمان مشاہدہ کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔

یہی مسلمہ سائنسی اصول ہے یہی وجہ ہے کہ ہر شخص کو ہر طرح سے مسیحی ایمان جانچنے اور پرکھنے کا حق ہے۔ یہ کبھی خطرے میں نہیں پڑا۔

وہ سچائی ہی کیا جو پرکھنے سے خطرے میں پڑ جائے (اسی لئے مسیحی تجربہ ہمہ گیر ہے) بعض پڑھے لکھے لوگ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ مذہب اس دور میں پٹ چکا ہے۔ ایسے لوگ یہ سوچنے کی زحمت ضرور گوارا کریں کہ جو مذہب فطری رجحان کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دیتا ہے وہ مذہب کبھی نہیں پٹ سکتا۔ (وضاحت کے لئے پڑھیں میری کتاب مذہب اور ضابطہ حیات) لیکن جو مذہب فطرت انسانی کے خلاف ضابطے پیش کرتا ہے وہ انسانی فطرت کے ہاتھوں پٹ جائے گا۔ اس لئے کہ فطرتِ انسانیت کے خلاف فطرتِ انسانیت کا خالق خدا کبھی قانون نہیں بناتا جو خدا کی طرف سے نہیں وہ انسان کے ہاتھوں پٹ جاتا ہے۔ مشاہدہ اس بات کی شہادت دیتا ہے۔

علم مشاہدہ ہی علم سائنس ہے اس لئے تو یہ حقیقت تسلیم کی جاتی ہے کہ علم سائنس حقیقت ہے تو الہامِ خدا سچائی۔

خالق تسلیم کرنا ناگزیر ہے

چیلنج۔ ٹیسٹ ٹیوب میں نر ناری کے مادہ کو رحم کا سا ماحول مہیا کر کے بچہ پیدا کیا جا رہا ہے۔

دھاتوں اور جڑی بوٹیوں سے نر ناری کا مادہ تیار کیا جا سکتا ہے یعنی لیبارٹری ٹیسٹ کے بعد جو جو اجزا جس جس تناسب سے نر ناری کے مادہ میں ہوں اسی طرح مصنوعی مادہ تیار کر لیا جائے نقل تو ہو جائے گی۔ ٹیسٹ ٹیوب میں رحم کا سا ماحول پہلے ہی پیدا کیا جا چکا ہے اس مصنوعی مادہ کو ٹیسٹ ٹیوب میں رکھ کر گندے کیڑے پیدا ہو جائیں گے

لیکن وہ جرثومہ پیدا نہ ہوگا جو آگے جا کر ذی شعور انسان بن کر کائنات کے رموز پر تحقیق کر سکے اس لئے کہ حقیقت ان جزویات میں نہیں حقیقت اس جرثومہ میں ہے جو آدم کی فطرت کے ساتھ نر ناری کے ملاپ سے رحم میں منتقل ہو رہا ہے جس میں شعوری زندگی ہے اور یہ زندگی خدا کی قدرت کی عکاس ہے۔ سائنسدان بڑے بڑے کام کر رہے ہیں لیکن ذی شعور انسان پیدا کرنا صرف خالق حقیقی کا کام ہے مخلوق خالق نہیں ہو سکتا۔

دی قرآن اینڈ ماڈرن سائنس کے کتابچہ میں درج شدہ قرآن شریف کے حوالہ جات۔

نمبر شمار سورۃ	نام سورت	حوالہ	نمبر شمار سورۃ	نام سورت	حوالہ
٩٦	سورہ علق	١ تا ٥	٩٦	سورہ علق	٢
٧	سورہ اعراف	٥٧	٢٣	سورہ مومنون	١٤
٢٠	سورہ طٰہٰ	٤	٢٢	سورہ حج	٥
٤١	سورہ حٰمٓ السجدہ	١١	١٠	سورہ یونس	٩٢
٢١	سورہ انبیاء	٣٠	٣٢	سورہ سجدہ	٩
١	سورہ فاتحہ	١		دی بائبل دی قرآن اینڈ سائنس میں سے دی قرآن اینڈ ماڈرن سائنس کے مضمون کے حوالہ جات۔	
٢٥	سورہ فرقان	٥٩			
٢١	سورہ انبیاء	٣٣			
٣٩	سورہ زمر	٥			
٥٥	سورہ رحمان	٣٣	٢	سورہ بقرہ	٢٥٦
٣٩	سورہ زمر	٢١	٢٢	سورہ حج	٧٨
٧٨	سورہ نبا	٦ تا ٧	٩٦	سورہ علق	١ تا ٥
٢١	سورہ انبیاء	٣٠	٨٠	سورہ عبس	١١ تا ١٦
٢٠	سورہ طٰہٰ	٥٣	٨٥	سورہ بروج	٢١ تا ٢٢
١٣	سورہ رعد	٣	٥٦	سورہ واقعہ	٧٧ تا ٨٠
١٦	سورہ نحل	٦٦	٥	سورہ فرقان	٥

نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ	نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ
۹۸	سورہ بینتہ	۲تا۳	۲	سورہ بقرہ	۲۹
۷	سورہ اعراف	۵۴	۲۳	سورہ مومنون	۱۷
۳۲	سورہ سجدہ	۵	۶۷	سورہ ملک	۳
۷۰	سورہ معارج	۴	۷۱	سورہ نوح	۱۵-۱۶
۴۱	سورہ حم السجدہ	۹تا۱۲	۷۸	سورہ نبا	۱۲
۷	سورہ اعراف	۵۴	۶۵	سورہ طلاق	۱۲
۴۱	سورہ حم السجدہ	۹-۱۲	۲۰	سورہ طٰہٰ	۶
۲	سورہ بقرہ	۲۹	۲۵	سورہ فرقان	۵۹
۲۰	سورہ طٰہٰ	۴	۳۲	سورہ سجدہ	۴
۱۰	سورہ یونس	۳	۵۰	سورہ قٓ	۳۸
۱۱	سورہ ہود	۷	۲۱	سورہ انبیاء	۱۶
۲۵	سورہ فرقان	۵۹	۴۴	سورہ دخان	۷-۳۸
۳۲	سورہ سجدہ	۴	۷۸	سورہ نبا	۳۷
۵۰	سورہ قٓ	۳۸	۱۵	سورہ حجر	۸۵
۵۷	سورہ حدید	۴	۴۶	سورہ احقاف	۳
۷۹	سورہ نازعات	۲۷-۳۲	۴۳	سورہ زخرف	۸۵
۹۱	سورہ شمس	۵-۹	۳۱	سورہ لقمٰن	۱۰
۲۱	سورہ انبیاء	۳۰	۱۳	سورہ رعد	۲
۴۱	سورہ حم السجدہ	۱۱	۵۵	سورہ رحمٰن	۷

نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ	نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ
۲۲	سورہ حج	۶۵	۳۷	سورہ صافات	۶
۲۳	سورہ مومنون	۸۶	۲۱	سورہ انبیاء	۳۲
۴۵	سورہ جاثیہ	۱۳	۴۱	سورہ حم السجدہ	۱۲
۵۵	سورہ رحمٰن	۵	۵	سورہ المائدہ	۶۷
۶	سورہ انعام	۹۶	۲۱	سورہ انبیاء	۳۳
۱۴	سورہ ابراہیم	۳۳	۳۶	سورہ یٰسین	۴۰
۳۶	سورہ یٰسین	۳۹	۱۰	سورہ یونس	۵
۱۶	سورہ نحل	۱۲	۷	سورہ اعراف	۵۴
۶	سورہ انعام	۹۷	۳۱	سورہ لقمٰن	۲۹
۱۶	سورہ نحل	۱۶	۳۹	سورہ زمر	۵
۱۰	سورہ یونس	۵	۷۰	سورہ معارج	۴۰
۲۵	سورہ فرقان	۶۱	۵۵	سورہ رحمٰن	۱۷
۷۱	سورہ نوح	۱۵-۱۶	۴۳	سورہ زخرف	۳۸
۷۸	سورہ نبا	۱۲-۱۳	۳۵	سورہ فاطر	۱۳
۸۶	سورہ طارق	۱-۳	۳۹	سورہ زمر	۵
۳۷	سورہ صافات	۱۰	۵۱	سورہ ذاریات	۴۷
۲۴	سورہ نور	۳۵	۵۵	سورہ رحمٰن	۳۳
۶	سورہ انعام	۷۶	۱۵	سورہ حجر	۱۴تا۱۵
۸۲	سورہ انفطار	۱-۲	۲	سورہ بقرہ	۲۲

نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ	نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ
۲	سورہ بقرہ	۱۶۴	۵۶	سورہ واقعہ	۶۸-۷۰
۱۳	سورہ رعد	۳	۱۴	سورہ ابراہیم	۳۲
۱۵	سورہ حجر	۱۹-۲۱	۱۶	سورہ نحل	۱۴
۲۰	سورہ طٰہٰ	۵۳-۵۵	۳۱	سورہ لقمان	۳۱
۲۷	سورہ	۶۱	۵۵	سورہ رحمٰن	۲۴
۶۷	سورہ ملک	۱۵	۳۶	سورہ یٰسین	۴-۴۱
۷۹	سورہ نازعات	۳۰-۳۳	۲۵	سورہ فرقان	۵۳
۵۰	سورہ قٓ	۹-۱۱		سورہ فاطر	۱۲
۲۳	سورہ مومنون	۱۸-۱۹	۵۵	سورہ رحمٰن	۱۹/۲۰
۱۵	سورہ حجر	۲۲			۲۲
۳۵	سورہ فاطر	۹	۷۱	سورہ نوح	۱۹-۲۰
۳۰	سورہ روم	۴۸	۵۱	سورہ ذاریات	۴۸
۷	سورہ اعراف	۵۷	۸۸	سورہ غاشیہ	۱۹-۲۰
۲۵	سورہ فرقان	۴۸-۴۹	۷۸	سورہ نبا	۷۶
۴۵	سورہ جاثیہ	۵	۷۹	سورہ نازعات	۳۲
۱۳	سورہ رعد	۱۷	۳۱	سورہ لقمان	۱۰
۶۷	سورہ ملک	۳۰	۱۶	سورہ نحل	۱۵
۳۹	سورہ زمر	۲۱	۲۱	سورہ انبیاء	۳۱
۲۴	سورہ نور	۴۳	۶	سورہ انعام	۱۲۵

نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ	نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ
۱۳	سورہ رعد	۱۲-۱۳	۵۳	سورہ النجم	۴۵-۴۶
۲۴	سورہ نور	۴۳	۶	سورہ انعام	۳۸
۱۶	سورہ نحل	۸۱	۱۶	سورہ نحل	۶۸-۶۹
۱۶	سورہ نحل	۴۸	۲۹	سورہ عنکبوت	۴۱
۲۵	سورہ فرقان	۴۵ تا ۴۶	۶	سورہ انعام	۳۸
۲۱	سورہ انبیاء	۳۰	۱۶	سورہ نحل	۷۹
۲۰	سورہ طٰہٰ	۵۳	۶۷	سورہ ملک	۱۹
۲۴	سورہ نور	۴۵	۱۶	سورہ نحل	۶۶
۱۶	سورہ نحل	۱۰-۱۱	۸۲	سورہ انفطار	۶-۸
۶	سورہ انعام	۹۹	۷۱	سورہ نوح	۱۴
۵۰	سورہ قٓ	۹-۱۱	۱۶	سورہ نحل	۴
۱۵	سورہ حجر	۱۹	۷۵	سورہ قیامہ	۳۷
۱۳	سورہ رعد	۴	۲۳	سورہ مومنون	۱۳
۲۰	سورہ طٰہٰ	۵۳	۷۵	سورہ قیامہ	۳۷
۲۲	سورہ حج	۵	۸۶	سورہ طارق	۶
۳۱	سورہ لقمان	۱۰	۳۲	سورہ سجدہ	۸
۱۳	سورہ رعد	۳			
۶	سورہ انعام	۹۵	۷۷	سورہ مرسلات	۲۰
۳۶	سورہ یٰسین	۳۶	۷۶	سورہ دھر	۲
۱۶	سورہ نحل	۵-۸	۳۲	سورہ سجدہ	۸

نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ	نمبر شمار سورہ	نام سورت	حوالہ
۲۲	سورہ حج	۵			
۹۶	سورہ علق	۱ تا ۲	۵۳	سورہ النجم	۴۵-۴۶
۲۲	سورہ حج		۳۵	سورہ فاطر	۱۱
۲۲	سورہ حج	۵	۷۵	سورہ قیامہ	۳۹
۲۳	سورہ مومنون	۱۴	۸۶	سورہ طارق	۶-۷
۴۰	سورہ مومن	۶۷	۲	سورہ بقرہ	۲۲۲-
۷۵	سورہ قیامہ	۳۷-۳۸			۲۲۳
۷۷	سورہ مرسلات	۲۱	۰۲	سورہ بقرہ	۱۸۷
۲۳	سورہ مومنون	۱۴	۲	سورہ بقرہ	۱۹۷
۲۲	سورہ حج	۵	۶۵	سورہ طلاق	۴
۳۲	سورہ سجدہ	۹			

حوالہ جات جوں کے توں لکھ دیئے گئے ہیں خواہ کوئی حوالہ بار بار لکھنا پڑا اس لئے کہ ایک سے زیادہ دفعہ کسی مضمون میں ایک حوالے کے آنے کی وجہ سے مضمون بہتر سمجھ میں آ سکتا ہے اسی مقصد کے تحت کوئی حوالہ نہیں چھوڑا گیا اگر کوئی حوالہ رہ گیا ہو تو نظر میں نہ آنے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ ورنہ بار بار پڑھ کر کوشش کی گئی ہے کہ کوئی حوالہ چھوٹ نہ جائے۔ کون سا حوالہ کیا کہتا ہے۔ مصنف نے کس مقصد کے لئے لکھا ہے وہ قاری

خود سمجھ لے۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی حوالہ تحریر نہیں کیا۔
میری دعا ہے کہ بہت سے لوگ اس کتاب کے سبب خداوند کو جان سکیں گے۔ آمین۔

امدادی کتب

۲۔ علم الارض اور جغرافیہ طبعی اشاعت سلور برڈٹ کمپنی نیویارک
۳۔ اوریجن آف سپیکس اور ڈیسنٹ آف مین بائی چارلس ڈارون ۔
۴۔ اسٹرانومی بائی لین مکلسن لندن یونیورسٹی